

روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“ کے صحیح ہونے کی جامع و مدلل تحقیق

تحقیق و تخریج: نعمان اقبال

روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا  
 ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى  
 رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“  
 کی مکمل تحقیق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“۔ ”اے اللہ! میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا“۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الصوم، باب الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ، رقم

الحدیث ۲۳۵۸)

روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“

”اے اللہ! میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا“۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خُصَيْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب الْقَوْلِ عِنْدَ

الْإِفْطَارِ، رقم الحدیث ۲۳۵۸)

معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“ ”اے اللہ! میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا“۔

یہ روایت مرسل حسن ہے۔ امام ابوداؤد نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ حافظ ابن ملقن فرماتے ہیں: ”رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ وَهُوَ مُرْسَلٌ“۔

”یعنی امام ابوداؤد نے اس کی تضعیف نہیں کی“۔ (تحفة المحتاج إلی أدلة المنهاج للنووی: ج ۲، ص ۹۶)

علامہ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ارواء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۸-۳۹ پر اس حدیث کے بارے میں طویل بحث کے بعد آخر میں لکھتے ہیں: ومع ذلك صحيح حديثهم جميعاً ”اس کے باوجود یہ حدیث صحیح ہے“۔ (ارواء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۹)

شیخ ناصر الدین البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہو جاتی ہے۔ (فقہ الحدیث: ج ۱، ص ۷۲ بحوالہ المشكاة المصابيح البانی)

## روزہ کھولنے کے بعد کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوُقُ وَثَبَّتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّهُ“۔  
 ”پیاس ختم ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا“۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القَوْلِ عِنْدَ الإفطارِ، رقم

الحدیث ۲۳۵۷)

روزہ کھولنے کے بعد کی دعا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:  
 ”ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوُقُ وَثَبَّتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّهُ“  
 ”پیاس ختم ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا“۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ،  
 حَدَّثَنَا مَرْوَانَ، - يَغْنِي ابْنَ سَالِمٍ - الْمُفَقَّعُ - قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَهْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى  
 الكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ "ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوُقُ وَثَبَّتَ  
 الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّهُ"۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القَوْلِ عِنْدَ الإفطارِ، رقم الحدیث ۲۳۵۷)

مروان بن سالم مقفیع کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اپنی داڑھی کو  
 مٹھی میں پکڑتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے، اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوُقُ وَثَبَّتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّهُ»  
 ”پیاس ختم ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا“۔ (البانی نے اسے حسن کہا ہے)

## روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“ کی مکمل تحقیق

”حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، ”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اللَّهُمَّ  
 لَكَ صُومْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“۔ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور  
 تیرے رزق پر افطار کیا“۔ (الزهد والرقائق الامام ابن المبارک المزوری ۱۸۱ھ: ج ۱، ص ۴۹۵) (کتاب الدعاء امام محمد بن فضیل  
 الضبی ۱۹۵ھ: ج ۱، ص ۲۳۷) (السنن امام ابو داؤد ۲۷۵ھ: ج ۳، ص ۱۴۸) (المصنف حافظ ابن ابی شیبہ ۲۳۵ھ: ج ۶،  
 ص ۳۲۹) (السنن الکبریٰ امام بیہقی ۴۵۸ھ: ج ۸، ص ۵۳۴) (شرح السنة امام البغوی ۵۱۶ھ: ج ۶، ص ۲۶۵)



في منامه عائة من الملائكة ثلاثون منهم يبشرونه بالجنة وثلاثون منهم يؤمنونه من عذاب القبر، وثلاثون منهم يعصمونه من أن يغلطى،، والعشر الباقون يكيدون له من عداوه.

— ١٤١ —

### باب القول عند الافطار

٩١٨ — حدثنا محمد بن إبراهيم العسال الأصبهاني، ثنا إسماعيل بن عمرو الجبلي، ثنا داود بن الزبيرقان عن شعبة، عن ثابت البناني، عن أنس بن مالك رضي الله عنه، أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أفطر قال: بِسْمِ اللَّهِ (١) لَهُمُ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ تَقْبَلُ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

— ١٤٢ —

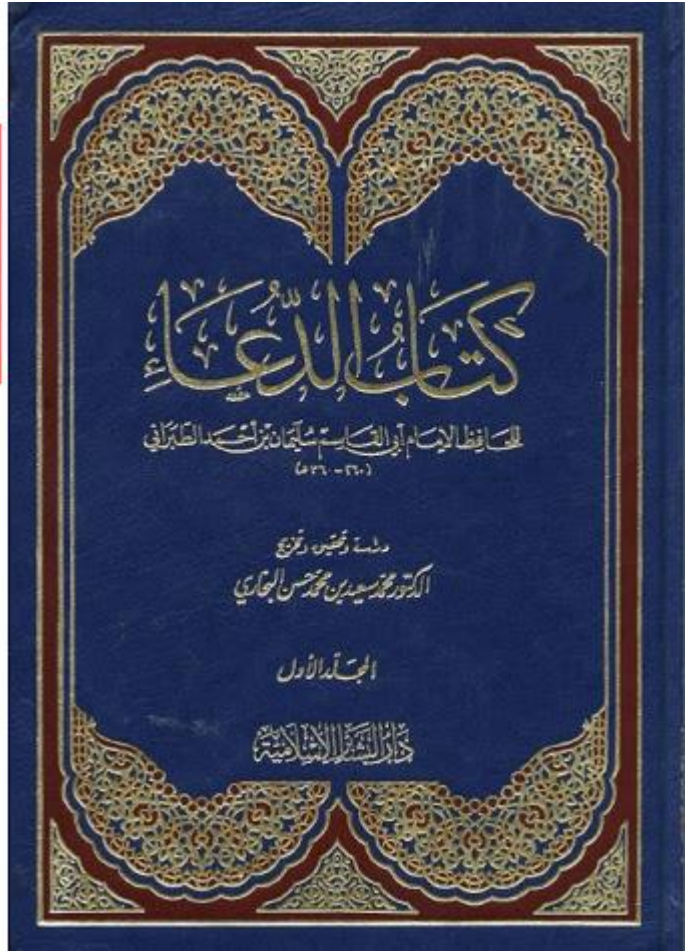
### باب فضيل الدعاء عند الافطار

٩١٩ — حدثنا محمد بن أبي زرعة الدمشقي، ثنا هشام بن عمار، ثنا الوليد بن مسلم، ثنا إسحاق بن عبيدالله المدني قال: سمعت عبدالله بن

٩١٨ — إسناده ضعيف جداً. فيه داود بن الزبيرقان وهو متروك، وإسماعيل بن عمرو ضعيف. وضعف سنده ابن حجر، الفتحاحات الربانية (٣٤١/٤). والحديث: — أخرجه الطبراني في الصغير (٥١/٢) بنسب الإسناد مثله، وقال: لم يروه عن شعبة إلا داود بن الزبيرقان فورد به إسماعيل بن عمرو. ولا كنيته إلا عن محمد بن إبراهيم. وقال في المجموع (١٥٦/٣): رواه الطبراني في الأوسط (كذا)، وفيه داود بن الزبيرقان وهو ضعيف.

(١) الزيادة من رواية المحم. — في إسناده: إسحاق بن عبيدالله المدني. وهو مقبول وبقيته رجاله حسن. — قال ابن حجر: هذا حديث حسن، الفتحاحات الربانية (٣٤٢/٤). — وأخرجه ابن ماجه عن هشام بن عمار به مثله، في العيाम — باب في الصائم لا ترد دعوته، ح (١٧٥٣) وفي الزوائد: إسناده صحيح لأن إسحاق بن عبيدالله بن الحرث.

١٢٢٩



مندرجہ بالا روایت کے مرکزی روای حضرت معاذ بن زہرہ رحمہ اللہ ہیں جو کہ تابعی ہیں۔ اس روایت کی متابعت میں کئی دوسری روایات صحیح و ضعیف اسناد سے موجود ہیں جن میں سے ایک روایت جلیل القدر تابعی امام الربیع بن خثیمؒ ۶۵ھ سے مروی ہے: **”قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُنَيْمٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“**۔ (طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۳۰۹، الربیع بن خثیم، یہ سند حسن ہے)

۳۰۹

قال: كان الربيع بن خثيم يبكي حتى تبل لحيته من دموعه ويقول: أدر كنا قوماً كنا في جنوبهم لصومنا.

قال: أخبرنا عبيد الله بن موسى ومحمد بن عبد الله الأسدي قال: حدثنا سفيان، عن أسير بن دعلوق قال: قال عذرة للربيع بن خثيم: أومن لي بمصحك. فنظر الربيع إلى ابنه فقال: ﴿ وَرَأَوْا الْكُفْرَ بِصُهُمِمْ أَزَلَّ يَتَوَّنُ فِي كِتَابِ آفُو ﴾ [سورة الأعداء: ٧٥].

قال: أخبرنا الفضل بن دكين قال: حدثنا شريك، عن حصين، عن هلال ابن يساف، عن الربيع بن خثيم أنه كان يقول: اللهم لك صُمْتُ وعلى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

قال: أخبرنا محمد بن عبد الله الأسدي قال: حدثنا سفيان، عن حصين، عن معاذ، عن الربيع بن خثيم أنه كان يقول إذا أفطر: اللهم لك صمتا وعلى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا.

قال: أخبرنا عازم بن الفضل قال: حدثنا حشاد بن زيد، عن أبي حنيفة التيمي قال: خرج الربيع بن خثيم إلى الصلاة يُهَيِّئُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فقيل له: فقال: إذا سمعتم حن على الفلاح فأجيبوا.

قال: حدثنا الفضل بن دكين قال: حدثنا سفيان، عن أبي حنيفة عن أبيه قال: كان الربيع بن خثيم يقاد إلى الصلاة وبه الفالج، فيقال له: ياأبا يزيد قد وُحِّصَ لَكَ. قال: إني أسمع حن على الصلاة حن على الفلاح، فإن استطعتم أن تأتروها ولو غيباً (١).

قال: أخبرنا محمد بن عبيد قال: حدثني داود القطار قال: أصاب الربيع بن خثيم الفالج فكان يكر من ماض يقوم عليه ويدهنه ويغلي رأسه ويغسله. قال: فينا هو ذات يوم يغسل رأس الربيع إذ سال لعاب الربيع فيكي بكر فرقع الربيع رأسه إليه فقال له: ما لي بك؟ فوالله ما أحببت أنه بأعشى أهل التَّهْلُمِ على الله (٢).

(١) كذا في طبعة ليد، ورواه لدى الذهبي في سير أعلام النبلاء ج ٤ ص ٦٦٠ وبهولسي طبعة ليد و تأتروها: ملغنا بوقع المره أن يقال: قاتروها.

(٢) سير أعلام النبلاء ج ٤ ص ٦٦٠

## كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن محمد بن الربيع

ت ٢٢٠ هـ

الجزء الثامن

من كتاب كذا وكذا من الطبقات الكبير  
من الصحابة ومن كان بعدهم من التابعين  
وغيرهم من أهل الفقه والعلم

تحقيق

الدكتور علي محمد عمير

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

امام الربیع بن خثیمؒ نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے لیکن زیارت نہیں کی۔ یعنی مخضرم ہیں۔ آپ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں۔

امام شقیق بن سلمة أبو وائل ۸۰ھ جو کہ خود بھی مخضرم (أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَاهُ) ہیں۔ جن کے بارے میں یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: "لَا يُسْأَلُ عَنْ مِثْلِهِ" ان سے پوچھا گیا۔ "أَنْتَ أَكْبَرُ أَوْ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ؟ قَالَ: أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًا، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلًا"۔

امام ذہبی امام الربیع بن خثیمؒ کے بارے میں فرماتے ہیں: "الإمام، القدوة۔ أَدْرَكَ زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَرْسَلَ عَنْهُ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: مَا رَأَيْتُ قَوْمًا قَطُّ أَكْثَرَ عِلْمًا، وَلَا أَعْظَمَ جِلْمًا، وَلَا أَكْفَّ عَنِ الدُّنْيَا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ، وَلَا وَلَا مَا سَبَقَهُمْ بِهِ الصَّحَابَةُ، مَا قَدَّمْنَا عَلَيْهِمْ أَحَدًا"۔ پھر ان کی انتہائی فضیلت کے لئے عبد اللہ بن مسعودؓ کا یہ فرمان کافی ہے: "فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا أَبَا يَزِيدَ، لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِأَحَبَّكَ، وَمَا رَأَيْتُكَ إِلَّا ذَكَرْتُ الْمُخْتَبِينَ"۔ امام ذہبیؒ یہ نقل کر کے فرماتے ہیں: "فَهَذِهِ مَنْقَبَةٌ عَظِيمَةٌ لِلرَّبِيعِ"۔ (سیر اعلام النبلا: ج ۴، ص ۲۵۸)

ایسے بڑی فضیلت والے مخضرم تابعی بالکل انہی اور ان جیسے الفاظ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اور یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں جو اکثر مرفوع روایات کو بھی مرفوع بیان نہیں کرتے تھے تاکہ اگر الفاظ میں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو اس کا انتساب نبی اکرم ﷺ سے نہ ہو۔

حضرت معاذ بن زہرہؓ کی روایت کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ روایت مرفوع بھی مروی ہے جو اس کی متابعت میں امام الربیع بن خثیمؒ کی روایت کے ساتھ ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ضعیف اسناد کے ساتھ مرفوع بھی مروی ہیں جو کہ اس کی تائید میں مزید تقویت بخشتی ہے۔

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَ الْعَسَلِيُّ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ الزُّرْقَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَاتِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ، لَكَ صُومْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ» لَمْ يَرَوْهُ عَنْ شُعْبَةَ إِلَّا دَاوُدُ بْنُ الزُّرْقَانِ تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، وَلَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ"۔ (المعجم الصغير للطبرانی: ج ۲، ص ۱۳۳-۱۳۴)



٩١٢ - حدثنا محمد بن ابراهيم بن حبيب الغسال الأصبهاني<sup>(١)</sup> حدثنا إسمايل بن عمرو البجلي، حدثنا داود الزبيرقان. حدثنا شعبة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال:

١٣٣

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.»

- لم يروه عن شعبة إلا داود بن الزبيرقان، تفرد به إسمايل بن عمرو، ولا كتباه إلا عن محمد بن ابراهيم.

• الإسناد: قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط وفيه داود بن الزبيرقان وهو ضعيف<sup>(١)</sup>.

٩١٣ - حدثنا محمد بن ابراهيم بن نصر بن شبيب الأصبهاني<sup>(٢)</sup>. حدثنا مخلد بن الحسن بن أبي زميل الحراني البغدادي<sup>(٣)</sup> حدثنا عبيد الله بن عمرو الرقعي عن زيد بن أبي أنيسة، عن أبي إسحاق، عن جرير بن عبدالله البجلي عن النبي ﷺ قال:

«صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صِيَامُ الدَّهْرِ، أَيَّامُ الْبَيْضِ: ثَلَاثُ عَشْرَةَ وَأَرْبَعُ عَشْرَةَ وَخَمْسُ عَشْرَةَ.»

- لم يروه عن أبي إسحاق إلا زيد بن أبي أنيسة ولا يروى عن جرير إلا بهذا الإسناد.

• الإسناد: الحديث أخرجه النسائي وأبو يعلى والبيهقي في الشعب<sup>(١)</sup>

٩١٤ - حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن شبيب المقرئ الأصبهاني أبو بكر<sup>(٢)</sup>. حدثنا

- (١) الزوائد (١٥٦/٣) ولم يروه للضعيف.  
(٢) روى عن أبي ثور الكوفي وغيره. ويروى عن هارون الميموني قال أبو نعيم في أخبار أصبهان (٢٤٠/٢): شيخ ثقة. تحول إلى المدينة وفي شذرات (٢٤٦/٢)، توفي سنة خمس وثلاثمائة.  
(٣) في الفروع/ محمد بن الحسن بن أبي شريك [زميل] وهو خطأ والصحيح من تاريخ بغداد (١٢٤/١٣) وتقريب التهذيب  
(٤) الجامع الصغير (٥١١٤/٤) والنسائي (٢٢١/٤)  
(٥) صاحب رواية ورش عند العراقيين. نزل بغداد وحدث بها عن أبي عبدالله محمد بن عيسى القرشي وغيره. روى عنه القاضي أبو بكر أحمد بن كامل وغيره. قال ابن الجزري: إمام حافظ ثقة. توفي سنة ست وتسعين ومائتين. غيبة النهاية (١٦٩/٢) وبغداد (٢٦٤/٢)

١٣٤

# الرَّوَضُ الدَّانِي إِلَى المعجم الصغير للطبراني

تحقيق  
محمد شكور محمود الحاج أمريه

الجزء الثاني

دار عمار  
عمان

المكتب الإسلامي  
بيروت

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يُوْسُفُ بْنُ قَيْسِ الْبَغْدَادِيِّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» - (المعجم الكبير للطبراني: ج ١٢، ص ١٣٦)

ثنا عياض بن سعيد الثمالي عن عيسى بن مسلم القرشي عن عمرو بن عبدالله بن هند الجملي عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يقول الله عزوجل من عادى لي وليا فقد ناصبني بالمحاربة»، وما ترددت عن شيء أنا فاعله كتردددي عن موت المؤمن يكره الموت واكره مسامحته، وربما سألتني ولبني المؤمن الغنى فاصرفه من الغنى الى الفقر، ولو صرفته الى الغنى لكان شرا له، ان الله عزوجل قال وعزتي وجلالي وعلوي وبهاتي وجمالي وارتفاع مكاني لا يؤثر عبد هواي على هوى نفسه الا اثبتت اجله عند بصره وضمنت السماء والارض رزقه وكنت له من وراء تجارة كل تاجر»

[ عنتره عن ابن عباس ]

١٢٧٢٠ - حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمي ثنا يوسف بن قيس البغدادي ثنا عبد الملك بن هارون بن عنتره عن ابيه عن جده عن ابن عباس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال: «لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» -

١٢٧٢١ - حدثنا محمد بن الفضل السقفي ثنا سعيد بن  
١٢٧٢٠ - قال في المجمع ١٥٦/٣ وفيه عبد الملك بن هارون وهو  
ضعيف  
١٢٧٢١ - روى منه الامام احمد في المسند ٣٠٢٨ وابن ماجه ٢٦٠٩ من  
ادعى الى غير ابيه الحديث من طريق اخر عن ابن عباس -

المعجم الكبير  
للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني  
٣٦٠ - ٣٦٠ هـ

حققه وخرج احاديثه  
محمد بن يحيى بن الحسين السبكي

الجزء الثاني عشر

الناشر  
مكتبة ابن تيمية  
القاهرة، ٨١٤٤٠

مندرجہ بالا احادیث کی تائید کی وجہ سے یہ روایت مرسل حسن درجے کو پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابو داؤد نے بھی اس پر سکوت فرمایا ہے۔ جو کہ ان کے نزدیک قابل احتجاج ہوتا ہے۔

حافظ ابن ملقن<sup>۸۰۴ھ</sup> تحفة المحتاج إلی أدلة المنہاج للنووی میں فرماتے ہیں: ”رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ وَهُوَ مُرْسَلٌ“۔ ”یعنی امام ابو داؤد نے اس کی تضعیف نہیں کی“۔ (تحفة المحتاج إلی أدلة المنہاج للنووی: ج ۲، ص ۹۶)

۹۹۶۔ وعن أم سلمة كان رسول الله ﷺ يصبح جنباً من جماع بلا حلم ثم لا يفطر.  
متفق عليه<sup>(۱)</sup>.  
زاد مسلم: ولا يقضي.

۹۹۷۔ وعن معاذ<sup>(۲)</sup> بن زهرة أنه بلغه أن النبي ﷺ كان إذا أفطر قال: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت.  
رواه أبو داود<sup>(۳)</sup> ولم يضعفه. وهو مرسل.

۹۹۸۔ وعن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ إذا أفطر قال: بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت.  
رواه الطبراني في أصغر معاجمه<sup>(۴)</sup> من حديث شعبة عن ثابت البناني

(۱) البخاري في الصوم باب الصائم يصبح جنباً: ۱۴۳/۴ وباب اغتسال الصائم: ۱۵۳/۴ ومسلم في الصيام: ۷۷۹/۲ - ۷۸۱.  
(۲) انظر ما قبله. وليس في البخاري قوله ولم لا يفطره والله أعلم.  
(۳) معاذ بن زهرة ويقال أبو زهرة الضبي تابعي، ذكره ابن حبان في الثقات. التهذيب ۱۹۰/۱۰، وفي التقريب ۲۵۶/۲: مقبول.  
(۴) في الصوم باب القول عند الإفطار ۳۰۶/۲.  
ورواه أيضاً: ابن أبي شيبة في المصنف ۱۰۰/۳، وابن السني في وعمل اليوم والليلة رقم (۴۸۰) والبيهقي في سننه ۲۳۹/۴ وسنده ضعيف فيه إرسال، وجهالة معاذ. وانظر إرواء الغليل ۳۸/۴.  
(۵) ۵۲/۲، وفي الأوسط كما في الإرواء ۳۷/۴.  
وسنده ضعيف جداً فيه داود بن الزبرقان متروك كما سيأتي. وضعف الحديث الحافظ في التلخيص ۲۱۵/۲.

## تحفة المحتاج

### إلى أدلة المنہاج

لابن الملحق المنوفی ۸۰۴ھ

تحقیق ودراسة  
عبدالله بن عاف اللحياني

الجزء الثاني



دوسرے لفظوں میں وہ امام ابو داؤد کے قاعدہ سے استدلال کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ جس حدیث پر وہ سکوت کریں گے وہ قابل احتجاج ہے۔ ابن الملحق نے خود بھی اس کی سند کو مرسل حسن قرار دیا ہے۔ (بدر المنیر تخریج شرح الکبیر: ج ۵،

# الْبَدَأُ الْمُنِينُ

في تحريج أحاديث الشرح الكبير

للإمام أبي حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه  
المؤلف باب المصنفة  
(٧٢٣ - ٤٠٤ هـ)

تحقيق

د. حسين بن شريف العبدلي الفيقي

الجزء الرابع عشر

باب لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول إلى مكتب الصيام  
حديث (٩٠٤ - ١٠٤٧)

بَابُ الْعِبَادَةِ  
لِلشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عن معاذ<sup>(١)</sup> كان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال: «اللهم لك صمت  
وعلى رزقك أفطرت»<sup>(٢)</sup>.

هذا الحديث رواه أبو داود في سننه<sup>(٣)</sup> بهذا اللفظ عن مسدد: نا  
هشيم عن حصين، عن معاذ بن زهرة<sup>(٤)</sup> أنه بلغه: «أن النبي ﷺ كان إذا  
أفطر قال... وذكره.

وهذا إسناده حسن لكنه مرسل<sup>(٥)</sup>، معاذ بن زهرة لم يدرك  
النبي ﷺ.

- (١) في (م): زيادة «رضي الله عنه». قال الحافظ في «التلخيص» (٢/٢١٤):  
«إطلاق المصنف قوله: عن معاذ يوهم أنه ابن جيل وليس كذلك».
- (٢) «فتح العزيز» (٦/٤٢٥)، استدلل به الرافعي على استحباب قول ذلك عند  
الإفطار.
- (٣) (٢/٧٦٥)، كتاب الصوم، باب: القول عند الإفطار، ح (٢٣٥٨).
- (٤) ويقال: أبو زهرة، مقبول من الثالثة، أرسل حديثاً فوهم من ذكره في الصحابة،  
روى له (د). «التقريب» (٥٣٦).
- (٥) قلت: ومع إرساله فإن معاذ بن زهرة لم يوثقه غير ابن حبان، ولم يرو عنه سوى  
حصين هذا، وقد ضعف إسناده الألباني في «الإرواء» (٤/٣٨).

اسی طرح شیخ الاسلام زکریا الانصاری ۹۲۶ھ نے بھی اس کو مرسل حسن فرمایا ہے۔ (فتح الوہاب شرح منہج الطلاب: ج ۱، ص ۱۲۲)

۱۲۳

أول الصوم وتسمى بذلك أم من تعبها بالجماعة (و) أن يقول عقب (هو أول من توبه عنه  
نظرة: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت) لأنه ﷺ كان يقول ذلك رواه أبو داود بإسناد  
حسن لكنه مرسل (و) أن يذكر في رمضان صدقة ثلاثون (قرآن وابتكاف لاسية) في (الفسر  
الأخير) منه لا يتابع في ذلك ذموا الشيطان وروى مسلم أنه ﷺ كان يجتهد في الصبر الأوامر  
ملا يجتهد في غيره .

ويقول عقب نظرة :  
اللهم لك صمت وعلى  
رزقك أفطرت ويكرر  
في رمضان صدقة  
ثلاثون وابتكاف لاسية  
المش الأثير .

(فصل) في شروط وجوب صوم رمضان وما يجب ترك صومه (شروط وجوبه إسلام) ولو فيها معنى  
وهو من زوائد (وتكليف) كإتي الصلاة فيها (دائماً) بوجوه وثلاثة أشياء مما يأتي فلا يجب على كافر  
بالمس السابق في الصلاة ولا على مسي وجنون ومنسى عليه وسكران ولا على من لا يملكه حسداً ولا على كبير  
أومرئ لا يرض برؤه أو عيى أو مجوه ولا على مريض ومسافر بيدي يخطأ بآتي وجوبه عليه ما على  
السكران والتمس عليه والمجانن ونحوها عديم غير وجوبه عليهم وجوب اعتقادهم كغير ذلك  
في الأصول لوجوب القضاء عليهم كسابق ومن أحق بهم الرضا ذلك قدسنا إن وجوبه عليه وجوب  
تكليف كأمريت الإشارة إليه (ويجوز تركه) بنية الترخيس (مرض يضره صوم) ضرر يبيح التيسيم  
وإن طرأ على الصوم آفة في كانه مريضاً ثم المرض إن كان مطلقاً فتركه آفة أو متعلماً فإن كان  
بوجوه وقت التبروع فتركها ولا فلا فلا بدوا محتاج إلى الإفطار أفطر (وسفر قصر) فإن قصره بالقطر  
أفضل ولا بالصوم أفضل كالمس في صلاة المسافر (لا إن طرأ) السفر على الصوم (أوزالاً) أم المرض  
والسفر عن مائه فلا يجب تركه تحليماً كالمس في الأولى وذواته من غيرها (وجوب قضاء ما فات  
ولو بعد) كمرض وسفر لآفة السابعة إذ غيرها، فأفطر فسد من أيام أخر وكيس ونحوه كالمس في بابه  
ورقة وسكر وإغماء وتركها ولو نسياناً خلاف ما فات من الصلاة بالإغماء كالمس في بابها شقة تركها  
وخلاف الأصل لأنها لأن آفة من باب الأمور ذاتها كل من باب التيسير والتيسير إنما يترقى الثاني  
وتعبرى بما ذكره من غيرها (لا يكره أصلي) أي لا يجب قضاء ما فات بعد الإسلام ترخيها (و) لا  
(سواء) لا (جنون) فيمذته بقول (في غير ردة وسكر) لعدم موجب القضاء ما فاتت به من الردة  
أو الفسك قنينة وتقدم في الصلاة نظير ذلك مع زيادة (كلو بلغ) التي تبار (صائم) فانه لا قضاء عليه  
(وجوب إتمامه) لأنه صام من أهل الوجوب (أو) بلغ فيه (مفطراً أو أفق) ذمالمفون (أو أصل) فيه  
الكفر فانه لا قضاء عليهم لأن ما ذكره لا يمكن صومه فسار كن أدركن أو وقت الصلاة فتركه  
ثم طرأ ما ع (دون ثم فليس ومسافر زال عندها) حلة كونهما (مفطرين) كأن ترك آفة فلا  
(إسكاف) لنية التبرار (في رمضان) خروجاً من الخلاف وإما لم يبرههم الإسلام لعدم التزامهم بالصوم  
والإسكاف تبع ولأن غير المكافر أفطر بغيره وذكر السنة من زوائد (ولو لم) أي الإسكاف في رمضان  
(من أخطأ بظنهم) كأن أفطر بظنهم أو نسي آفة أو وطن بناء القيل فإن خلاه أو أفطر بجهل أو بظن  
أنه من رمضان لحرمه الوقت ولأن نسيان آفة يشتر بترك الإتمام بأس العيادة فهو ضرب من تيسير ولا  
صوم يوم التمسك كان واجباً على من أفطر فيه إلا أنه يجب به وتفرق المسافر فانه يباح له الإفطار مع طه  
وتعيرى بما ذكره (بعضها غيره) وخرج رمضان غيره فلا إسكافه كغيره وقضاء لأن وجوب الصوم  
في رمضان بطريق الأصل ولذا لا يبل فيه غيره خلاف أيام غيره ثم التمسك ليس في صوم شرعي وإن  
أجب عليه فهو ارتكبه فيه محظور لم يبره سوى الاتم .

(فصل) في فدية فوات الصوم الواجب (من فاته) من الأحرار (صوم واجب) ولو تذر أو كلفه (فوات) فوات  
قبل تمكته من فواته فلا تدارك (فدائت) ولا (إثم) قيد رده بقول (إنه لا يندر) كمرض استمر إلى

## فتح الوهاب بشرح منهج الطلاب

تأليف

شيخ الإسلام أبي يحيى زكريا الأنصاري  
(٨٢٥ - ٩٢٥)

وقى المصنف

- ١ - منهج الطلاب المؤلف
- ٢ - رسائل النبية في المسائل الفقهية التحية

السيد مصطفى الذهبي الشافعي

الجزء الأول



حافظ ابن حجر العسقلانی نے ہدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصاحح والمشکاة، ج ۲، ص ۳۲۳ پہ سنن ابو داود کا حوالہ دے کر اس روایت پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک حسن ہونے کی علامت ہے۔

□ الترمذی [۸۰۷]، والنسائی [۳۳۱]، وابن ماجہ [۱۷۴۶] فیہ غلہ، وقان السوملی: حسن صحیح (۱)

۱۹۳۴- عن ابن عمر، أنه قال: كان النبي -صلى الله عليه وسلم- إذا أفطر قال: «ذهب الظم، وإبتلت العروق، وبت الأجر» - إن شاء الله - [۱۴۱۸]  
□ أبو داود [۲۳۵۷]، والنسائی (۱) [الکبریٰ ۳۳۲۹] عن ابن عمر فیہ.

۱۹۳۵- زروي: أن النبي -صلى الله عليه وسلم- كان إذا أفطر قال: «اللهم! لك صنعت، وعلى رزقك أفطرت». [۱۴۱۹]

□ أبو داود [۲۳۵۸] من روايته معاوية بن زهرة: أنه بلغه عن النبي -صلى الله عليه وسلم-... فذكره (۲)

الفصل الثالث:

۱۹۳۶- عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: «لا يزال الدين طاهراً، ما عجل الناس الفطر؛ لأن اليهود والنصارى يؤخرون». [۱۹۹۵]

(۱) وهو كما قال، وهو في سنن البيهقي (۴/ ۲۴۰).

(۲) وإسناده حسن؛ كما بيته في «الإرواء» (۹۲۰).

(۳) ولكن له شواهد بقوى بها.

ثم بين في أن الشواهد المشار إليها - وهي من حديث ابن عباس، وأنس - فيها ضعف شديد، فلا يصلح الاعتبار بها.

# هداية الرواۃ

## إلى تخریج احادیث المصاحح والمشکاة

تصنیف  
احافظ احمد بن حنبل بن حجر العسقلانی  
المرتب سنة ۱۰۱۳ھ

و تصانیف  
التقریب للاحادیث المصاحح والمصاحح  
والاحادیث المصاحح والمصاحح

تخریج الاحادیث المصاحح  
محمد ناصر الدین الألبانی  
رحمه الله

تمت  
حکای بر محمد امیر لکھنوی

المجلد الثانی

دار ابن عصفان

دار ابن القیثم

کتاب کے مقدمہ ج ۱، ص ۵۸ میں ابن حجر اپنا منہج یوں بیان کرتے ہیں کہ: ”منہج الحكم على الاحاديث: فالتمت في هذا التخریج ان ابين حال كل حديث من الفصل الثاني، من كونه صحيحاً، او ضعيفاً، او منكراً، او موضوعاً، وما سكت عن بيانه فهو حسن“۔ (هدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصاحح والمشکاة: ج ۱، ص ۵۸)

اولا الثاني ساق الاحاديث (۱) ايها يتماها، وأما النقص في التخریج، وتجاوز ذلك إلى بيان الغريب، ورتبنا ألم ينقل الخلاف وتبين الحكم. ثم وقفت على شرح المشكاة لإتمام شرف الدين الحسين بن عبد الله بن محمد الطيبي، فوجدته حذف الغزو أصلاً وتجاوزه أحسن ما وضع على «المصاحح»؛ إذ كانه وتجره في العلوم، وتأخره؛ فحتاني ذلك إلى أن ألخص في هذا الكتاب عزو الاحاديث إلى مخرجها بالخص عبارته؛ ليتبين بذلك من تشو همتي بمن يتشغل في شرح «المشكاة» إلى الاطلاع على معرفة تلك الاحاديث، ولا سيما الفصل الثاني من «المصاحح» الذي اضطلع على شتيه (المجان)، وقد نوقس في هذو الشتيه، وأجيب عنه بأنه لا مشاحة في الاصطلاح، وقد التزم في خطبة كتابه بأنه مهتما أورد فيه من ضعيفه أو غريبه؛ بشير إليه، وأنه أعرض عما كان منكراً، أو مؤموراً.

قلت: وقد وجدت في أثناء كلامي ما يقتضي مشاحته فيما تكلم عليه من ذلك الفصل الثاني من الإغراض عن بعض ما يكون منكراً، ووجدته ينقل تصحيح الترمذی أحياناً؛ وأحياناً لا ينقل ذلك مع تصحيح الترمذی على ذلك، ووجدت في أثناء الفصل الأول - وهو الذي سماه (المصاحح) - وذكر أنه يقتصر فيه على ما يخرجه الشيخان، أو أخذهما عدة روايات ليست فيهما، ولا في أحدهما؛ لكن العذر عنه أنه يذكر أحسن الحديث منهما، أو من أحدهما، ثم ينبع ذلك باختلاف في لفظ - وقد يربطه في نفس ذلك الخبر - يكون بعض من خرجه «الشيخ» أوردناه، وكثير هو إنها يكتم القاطنة.

[منهج الحكم على الاحاديث]: فالتمت في هذا «التخریج» أن أبين حال كل حديث من الفصل الثاني؛ من كونه صحيحاً، أو ضعيفاً، أو منكراً، أو مؤموراً، ونسا سكت عن بيانه فهو حسن.

# هداية الرواۃ

## إلى تخریج احادیث المصاحح والمشکاة

تصنیف  
احافظ احمد بن حنبل بن حجر العسقلانی  
المرتب سنة ۱۰۱۳ھ

و تصانیف  
التقریب للاحادیث المصاحح والمصاحح  
والاحادیث المصاحح والمصاحح

تخریج الاحادیث المصاحح  
محمد ناصر الدین الألبانی  
رحمه الله

تمت  
حکای بر محمد امیر لکھنوی

المجلد الثانی

دار ابن عصفان

دار ابن القیثم

(۱) من خاشية «الأصل»، وقد أخذ النص منها طرّاً.

ابن حجر الھیتی تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج میں فرماتے ہیں: ”وَلَا یَصْرُّ إِزْسَالُهُ؛ لِأَنَّهُ فِي الْفَضَائِلِ عَلَیَّ أَنَّهُ وَصَّلَ فِي رِوَايَةٍ“۔  
(تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج: ج ۳، ص ۴۲۵)

إلى باطن نحو ذاته أو دبره، وتعديتان وصوله لذلك منظر وليس هو منساردا كما هو ظاهر (٤٣٥) أعذا ناصر ابن سبويه نحو الهدية  
الشرع أو فصل القيم  
التي لا يظفر لصفوه  
للجمل هذا على سائفة  
منه عن أرواحها ويكره  
له دخول الخاتم من غير  
ساعة إلا أنه يصره فيعطى  
وإن لم يواته من غير  
ناد به البتة لم يكره على  
صاحبه إلا إذا صرح (ر) بسن  
(أن يصر من الحجة)  
والنقد للمرفوعة (ر) من  
الفتاوى المكرومة ما س  
قها بتبليها وأعادها  
اعتاد يصرها ككثرة  
الإبلاغ (ر) من (ذوق)  
الطعام) في غيره بل يكره  
غراماً من وصوله إلى الحقة  
(ر) من (الملك) بنح العين  
بل يكره ما بعد لأنه يعطى  
ويظفر على قولها ما يكره  
لهو المذموم وتصح إرادته  
لكن يتقدمه عن الكلام  
في ذلك من تفصل منه عين  
بان معض قول ذلك حتى  
عبت وطهره أو معض  
وهي فيه لكن لم يتعلم من  
رشد الخلق شيئا (ر) بسن  
(أن يقولت بطرقة) أي  
عنه (الهمم) قدم الأداة  
لكمال الإخلاص أي لا  
لغرض ولا لأحد غيرك  
(صحت وصل رزقك) أي  
لا يصر لغيرك (أفطرت)  
لأنه لا يصر لغيرك (أفطرت)  
لأنه لا يصر لغيرك (أفطرت)  
لأنه لا يصر لغيرك (أفطرت)

**حواشی**  
**تحفة المحتاج بشرح المنہاج**

للعلامة الشافعية والامام القويم العلامة العارف بالله  
الشيخ عبد الحيد الشرواني تلميذ مكة المكرمة الامام المحقق  
والعلامة المذوق الشيخ احمد بن قاسم العبادي على تحفة  
المحتاج بشرح المنہاج تأليف الامام العالم العلامة  
الأوسد القيلة عاتمة المحققين شهاب الدين احمد  
ابن حجر الهيتمي الشافعي تزيل مكة المكرمة  
تمت الله المجمع برحمة امين  
(الجزء الثالث)

(وباشته تحفة المحتاج بشرح المنہاج)

(تتبع) قد وضعت حاشية العلامة الشيخ عبد الحيد الشرواني  
في أول كل صفحة وحاشية الامام ابن قاسم العبادي في آخر كل  
صفحة مفصولا بينهما بعدد وجعلت التتبع تامة لحاشية الشرواني  
(ر) وجدت وصححت على عدة نسخ بمرقة لجنة من العلماء

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
الطيب الطاهر  
والآله الطيبين الطاهرات  
الطاهرات

(٤٤) - شرواني وابن قاسم - ثالث) في رواية يروي أبو داود ذهب الظاهر في شرح الروض  
الهم ذهب الظاهر ولم أره في أي داره وابتك المروق وثبت الأجر إن شاء الله تعالى وغيره بإسراع الفعل المظفر ل

علامه ناصر الدين الباني اپنی کتاب اروء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۸-۳۹ پر اس حدیث کے بارے میں طویل بحث کے بعد  
آخر میں لکھتے ہیں: ”ومع ذلك صحیح حدیثهم جميعاً“ اس کے باوجود یہ حدیث صحیح ہے۔ (اروء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۹)

وقد روي الحديث من طريق أخرى مرسلأ ، عن حصين بن عبد الرحمن  
عن معاذ أبي زهرة أنه بلغه :  
« أن النبي ﷺ كان إذا أفطرت قال : اللهم لك صمت ، وعلى رزقك  
أفطرت » .  
أخرجه عبد الله بن المبارك في « الزهد » ( ق ٢٢١ / ٢ ) وابن صاعد في  
« الزوائد عليه » أبو داود ( ٢٣٥٨ ) وعنه البيهقي ( ٢٣٩ / ٤ ) وابن أبي شيبه في  
« المصنف » ( ٢ / ١٨١ ) وابن السني ( ٤٧٣ ) من طرق عن حصين به إلا أنه لم  
يقول أحد منهم « أنه بلغه » سوى أبي داود .  
قلت : وهذا سند ضعيف ، فإنه مع إرساله فيه جهالة معاذ هذا . فإتهم  
لم يذكره واله راوياً عنه سوى حصين هذا ، وأورده ابن أبي حاتم في « المحرح  
والتعديل » ( ٤ / ١١٢٦ / ٢٤٨ / ١ ) ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً ، وقد ذكره  
- ٢٨ -  
ابن حبان في « التابعين » من « الثقات » كما في « التهذيب » ومع ذلك فلم يوثقه  
في « التقریب » ، وإنما قال :  
« مقبول » .  
يعني عند المتابعة ، كما نص عليه في المقدمة ، وبما أن الطريقتين اللذين  
قبله ضعيفان جداً ، لا يستشهد بهما ، فيبقى حديثه ضعيفاً لئناً .  
ومع ذلك صحیح حدیثهم جميعاً ، ولا أدري كيف تأثرت بهم في تعليقي  
على « صحیح ابن خزيمة » فسبقهم فيه ، مع أنني استغربت ذلك منهم في المصدر  
المشار إليه وبينت أنه صحاب للفظر عن الحديثيين مع عدم وجود شاهد له  
يعتبر .

**أرواء الغليل**  
**في تجميع أحاديث مناز السبيل**

تأليف  
محمد ناصر الدين الألباني

بيروت  
مركز دار الحديث

الجزء الرابع



امام شوکانیؒ کی فقہ کی مشہور و معروف کتاب ”الدرر الجہیہ“ جس کی تخریج و تحقیق مشہور عرب عالم و محقق علامہ ناصر الدین البانیؒ نے کی اور اس کا ترجمہ و تشریح حافظ عمران ایوب لاہوریؒ نے ”فقہ الحدیث“ نامی کتاب میں کی۔ اس کتاب میں افطاری کی دعا کے باب میں یہ دعا نقل کرنے کے بعد نیچے لکھتے ہیں: ”شیخ ناصر الدین البانیؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہو جاتی ہے۔“ (فقہ الحدیث: ج ۱، ص ۷۲ بحوالہ المشکاۃ المصابیح البانیؒ)

727

جسے اپنے سر پہ پانی بہا رہے تھے آپ ﷺ روزہ دار تھے۔ (۱)

526- مہائے تاک میں پانی نہ چڑھائے  
حدیث نبوی ہے کہ جو بائع فی الاستئاق، إلا ان نکون صائما، تاک میں پانی چڑھائے میں مبالغہ کرو، الا کرم  
روزہ دار روزہ تو اپنا نہ کرو۔ (۲)

527- افطاری کے وقت دعا کرنا  
ایک روایت میں ہے کہ چون الصائم عند فطره لدعوة ما تروا، افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا روزہ دار کی پائی۔ (۳)

528- روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟  
حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار  
کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوں تو کھجوروں سے روزہ کھولتے۔ اگر کھجور نہ ہو تو پانی کے چند کھونٹ پی لیتے۔ (۴)

529- افطاری کی دعا  
روزہ کھولنے وقت یہ الفاظ کہنے چاہیں: اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُيْتٌ وَعَلَيْكَ رُزُقٌ فَطَفَّرْتُ۔ (۵)  
اس دعا میں یہ الفاظ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُيْتٌ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ نَزَعْتُ وَعَلَيْكَ رُزُقٌ فَطَفَّرْتُ  
کی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔  
کھانے سے رخصت کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے: فَهَبْ الطَّعْمَ وَابْتَلِ الْعُرْوَةَ وَنَبِّتِ الْأُخْرَى إِنَّ خَاءَ اللَّهِ۔ (۶)

530- روزہ کھولنے کا اجر  
حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فُطِرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أُخْرَى غَيْرِ  
اِس لَانْفِصِ مِنْ أُخْرَى الصَّائِمِ شَيْئًا، جس سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کر لیا سے کسی کا اجر ہے جتنا کہ روزہ گزار  
کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔ (۷)

(۱) [صحیح: صحیح أبو داؤد (۲۰۷۲) کتاب الصیام: باب الصائم یسب علی الماء۔ أبو داؤد (۲۳۶۵) أحمد (۱۷۵۳)]

(۲) [صحیح: صحیح ترمذی (۶۳۱) کتاب الصیام: باب فی کراهیة مبالغة الاستئاق للصائم الترمذی (۷۸۸) ابن  
ماجہ (۸۰۷) أبو داؤد (۱۴۲۱) نسائی (۶۶۱) بیہقی (۵۰۱۱) حاکم (۱۴۷۱) ابن مزینہ (۱۶۸)]

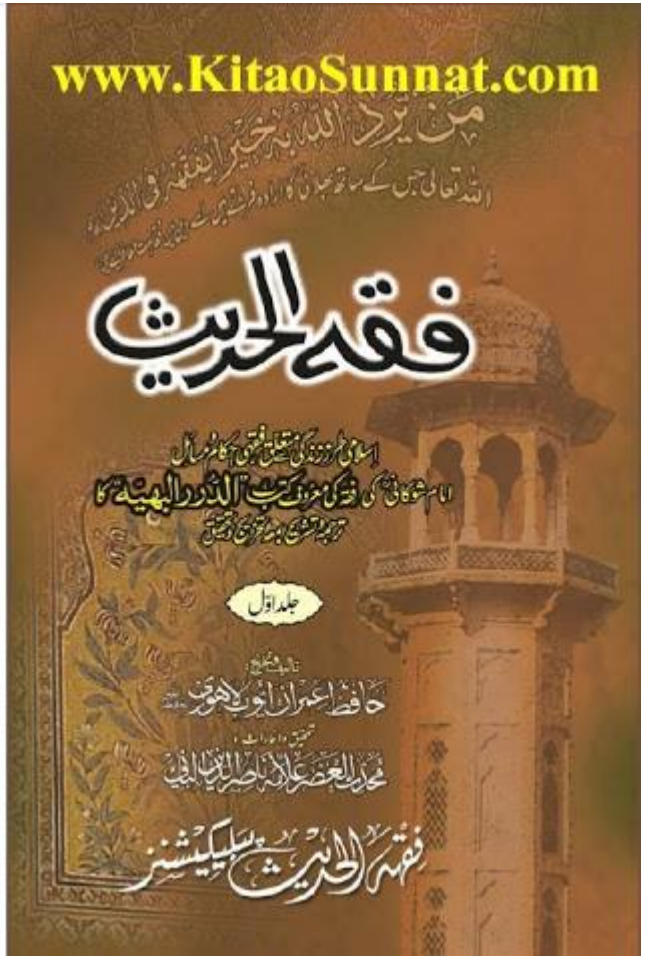
(۳) [ضعیف: ابن ماجہ (۳۸۷) کتاب الصیام: باب فی الصائم لا یرد دعونه، إرواہ العقیل (۱۲۱) ابن ماجہ  
(۱۷۵۳)]

(۴) [صحیح: صحیح أبو داؤد (۲۰۶۵) کتاب الصیام: باب ما یفطر علیہ أبو داؤد (۲۳۵۶)]

(۵) [أبو داؤد مرسل، صحیح الحدیث بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہو جاتی ہے۔ [المشکاۃ (۱۹۹۴)]

(۶) [حسن: صحیح أبو داؤد (۲۰۶۶) کتاب الصیام: باب القول عند الإفطار، أبو داؤد (۲۳۵۷)]

(۷) [صحیح: صحیح ترمذی (۶۴۷) کتاب الصوم: باب فضل من فطر صائما، ترمذی (۸۰۷) ابن ماجہ (۱۷۴۶)]



## مرسل حدیث کے حجت ہونے کی تائید میں علماء دین کے مختلف مذاہب اور اقوال

۱- ”(وَاحتجَّ) الْإِمَامُ (مَالِكُ) هُوَ ابْنُ أَنَسٍ فِي الْمَشْهُورِ عَنْهُ وَ (كَذَا) الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ (الثُّعْمَانُ) بِنُ ثَابِتٍ (وَتَابِعُوهُمَا) الْمُقَلِّدُونَ لَهُمَا، وَالْمُرَادُ الْجُمْهُورُ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، بَلْ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ، وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي رِوَايَةٍ حَكَاهَا النَّوَوِيُّ وَابْنُ الْقَيْمِ وَابْنُ كَثِيرٍ وَعَبَّرَهُمْ- وَحَكَاهُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُهَذَّبِ عَنْ كَثِيرِينَ مِنَ الْفُقَهَاءِ أَوْ أَكْثَرِهِمْ“۔ (حجت ہے) امام مالکؒ (ابن انس سے مشہور ہے اور) ان کے ساتھ ساتھ) امام ابو حنیفہؒ (ثعمان بن ثابت) اور ان کے پیروکاروں) مقلدین سے، یعنی دونوں فریقوں کے جمہور ناظرین اور جماعت محدثین سے اور امام احمدؒ کی ایک روایت سے جسے حکایت کیا ہے امام نوویؒ نے، ابن القیمؒ، ابن کثیرؒ وغیرہ سے۔ اور اس بات کو حکایت کیا ہے شرح المہذب میں امام نوویؒ نے اکثر فقہاء سے۔“ (فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث: ص ۲۴۶)



۲- امام ابو داؤد اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ: ”وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِسَالَتِهِ: وَأَمَّا الْمَرَّاسِيلُ فَقَدْ كَانَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ يَحْتَجُّونَ بِهَا فِيمَا مَضَى، مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ، وَالْأَوْزَاعِيِّ حَتَّى جَاءَ الشَّافِعِيُّ فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ، وَتَابَعَهُ عَلَيْهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ“۔ ”مرا سیل روایات سے گذشتہ زمانوں میں اکثر علماء دلیل لیا کرتے تھے۔ مثلاً (امام سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی وغیرہ) جب امام شافعی آئے تو انہوں نے اس میں کلام کیا اور اسی طرح احمد بن حنبل وغیرہ کے بعد والوں سے“۔ (فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث: ص ۲۴۶)

فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث

۲۴۶

المرسل

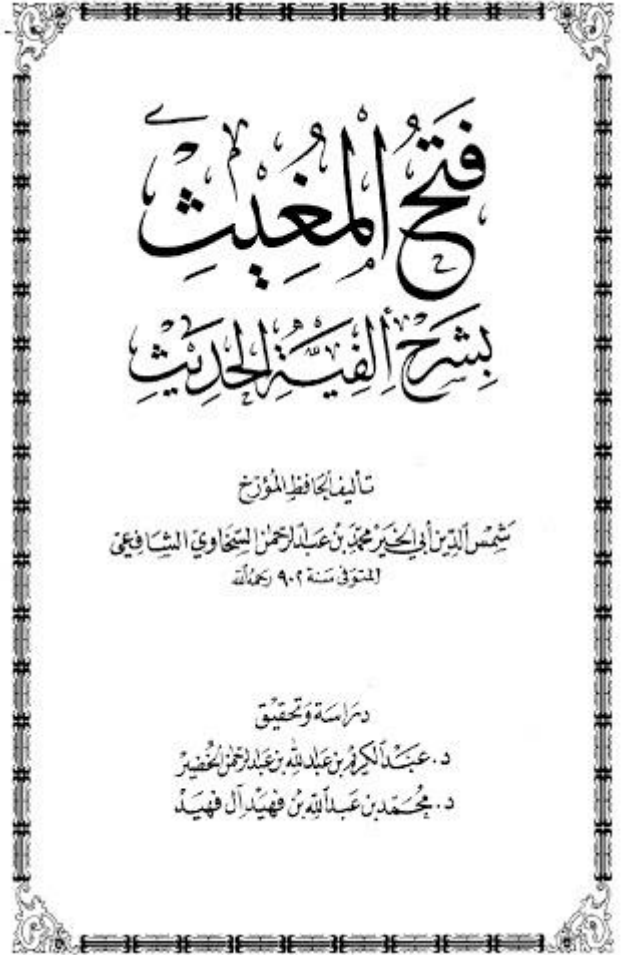
(واحتج) الإمام (مالک) هو ابن أنس في المشهور عنه<sup>(۱)</sup>، و(كذا) الإمام أبو حنيفة (العمان) بن ثابت<sup>(۲)</sup> (وتابعوهما) المقلدون لهما، والمراد الجمهور من الطائفتين<sup>(۳)</sup>، بل وجماعة من المحدثين والإمام أحمد في رواية حكاهما النووي<sup>(۴)</sup> وابن القيم<sup>(۵)</sup> وابن كثير<sup>(۶)</sup> وغيرهم<sup>(۷)</sup>.

(یہ) آی: بالمرسل (ودائوا) بمضمونه، آی: جعل كل واحد منهم ما هو عنده مرسل دیناً یدین به فی الأحکام وغیرها، وحکاه النووي فی «شرح المہذب» عن کثیرین من الفقہاء أو أكثرهم، قال: ونقله الخزازي عن الجماهير<sup>(۸)</sup>.

وقال أبو داود في رسالته: وأما المراسيل فقد كان أكثر العلماء يحتجون بها فيما مضى، مثل سفیان الثوري ومالك والأوزاعي، حتى جاء الشافعي فكلم في ذلك، وتابعه عليه أحمد وغيره. انتهى<sup>(۹)</sup>.

وكان من لم يذكر أحمد في هذا الفريق، رأى ما في الرسالة<sup>(۱۰)</sup> أقوى، مع ملاحظة صنيعه في «العلل» كما سيأتي قريباً<sup>(۱۱)</sup>، وكونه يعمل بالضعيف الذي يندر في المرسل، فذاك إذا لم يجد في الباب غيره، كما تقدم<sup>(۱۲)</sup>. ثم اختلفوا أهو أعلى من المسند أو دونه أو مثله؟ وتظهر فائدة الخلاف

- (۱) «التمهيد» لابن عبد البر (۲/۱)، و«عارضة الأحدث» لابن العربي (۵۰/۲، ۲۳۷) لكن قال ابن العربي في العارضة (۲۴۶/۱): تحقيق ملهب مالك أنه لا تقبل إلا مراسيل أهل المدينة. اهـ.
- (۲) انظر: «فوائح الرحموت» (۱۷۴/۲)، و«حاشية السندي على النسائي» (۱۰۴/۱).
- (۳) «جامع التحصيل» (ص ۲۷)، و«شرح علل الترمذي» لابن رجب (۲۹۶/۱).
- (۴) في «المجموع» (۶۰/۱). (۵) في «إعلام الموقعين» (۳۶/۱).
- (۶) في «اختصار علوم الحديث» (ص ۴۸).
- (۷) انظر: «المسودة» (ص ۲۵۰)، و«شرح الكوكب المنير» (۵۷۶/۲).
- (۸) «المجموع» (۶۰/۱)، و«المستصفى» (۱۶۹/۱).
- (۹) «رسالة أبي داود إلى أهل مكة» (ص ۲۴).
- (۱۰) يعني «رسالة أبي داود».
- (۱۱) (ص ۲۵۲).
- (۱۲) (ص ۱۴۷) وما بعدها.



۳- ”المراسيل حجة مطلقاً، فقد نقل عن مالك، وأبي حنيفة، وأحمد في رواية حكاهما النووي، وابن القيم، وابن كثير وغيرهم. وحكاه النووي أيضاً في شرح المهدب عن كثيرين من الفقهاء أو أكثرهم“۔ ”مرسل مطلقاً حجت ہے۔ یہ بات منقول ہے امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد کی ایک روایت سے جسے حکایت کیا ہے امام نووی نے، ابن القیم، ابن کثیر وغیرہ سے۔ اور اس کے علاوہ حکایت کیا ہے شرح المہذب میں امام نووی نے اکثر فقہاء سے“۔ (المراسیل مع اسانید للامام ابی داؤد: ص ۲۷)

”المراسيل حجة مطلقاً، فقد قيل عن مالك، وأبي حنيفة، وأحمد في رواية حكاهما النووي، وابن القيم، وابن كثير وغيرهم - وحكاة النووي أيضاً في شرح المهدب عن كثيرين من الفقهاء أو أكثرهم“ - ”مرسل مطلقاً حجت ہے۔ یہ بات منقول ہے امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد کی ایک روایت سے جسے حکایت کیا ہے امام نووی نے، ابن القيم، ابن کثیر وغیرہ سے۔ اور اس کے علاوہ حکایت کیا ہے شرح المہذب میں امام نووی نے اکثر فقہاء سے“۔ (المراسیل مع اسانید للامام ابی داؤد: ص ۲۷)

وقال مسلم في مقدمة صحيحه

« والمرسل من الروايات في أصل قولنا : وقول أهل العلم بالاحبار ، ليس بحجة » .

قال النووي : « ودليلنا في ردّ العمل به ، أنه إذا كانت رواية المجهول المتسنى لا تقبل بجهالة حاله ، فرواية المرسل أولى ، لأن المروي عنه محذوف مجهول العين والحال » .

قال الحافظ في «شرح النخبة» ص ۱۷ : « وإنما ذكر المرسل - في قسم المردود للمجهول بحال المحذوف ، لأنه يمتثل أن يكون صحابياً ، ويمتثل أن يكون تابعياً ، وعمل الثاني يمتثل أن يكون ضعيفاً ، ويمتثل أن يكون ثقة ، وعمل الثاني يمتثل أن يكون حمل عن صحابي ، ويمتثل أن يكون حمل عن تابعي آخر ، وعمل الثاني فيعود الاحتمال السابق ، ويتعدد .

أما بالتجوز العقلي فإلى ما لا نهاية له ، وأما بالاستقراء فإلى ستة أو سبعة ، وهو أكثر مما وجد من رواية بعض التابعين عن بعض » .

وأما المذهب الثاني <sup>(۱)</sup> :

وهو من قال : « المرسل حجة مطلقاً » فقد قيل عن مالك ، وأبي حنيفة ، وأحمد في رواية حكاهما النووي ، وابن القيم ، وابن كثير ، وغيرهم . وحكاة النووي أيضاً في شرح المهدب عن كثيرين من الفقهاء أو أكثرهم . قال : « ونقله الغزالي عن الجماهير » . قال العراقي في شرح التقيع <sup>(۲)</sup> : « حجة الجواز أن سكوته عنه مع عدالة الساتك ، وعلمه أن روايته يترتب عليها شرع عام ، فيقتضي ذلك أنه ما سكت عنه إلا وقد جزم بعدالته ، فسكوته كإخباره بعدالته ، وهو لو زكاه عندنا ، قبلنا تزكيته ، وقبلنا روايته ؛ فكذلك سكوته عنه ، حتى

۱- المصدر نفسه ۱۴۳ - ۱۴۴ .

۲- ص ۱۶۴ ، طبع القاهرة ۱۳۰۶ هـ - الطبعة الأخيرة .

۲۷

# المراسيل

مع الأسانيد

للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني

۲۰۲ - ۲۷۵ هـ

دراسة وتحقيق

الشيخ عبد العزيز عسقلاني



دار الفاروق - بيروت

۳- حافظ ابن رجب حنبلي فرماتے ہیں کہ: ”وَاحتجَّ بالمراسيل أبو حنيفة وأصحابه، ومالك وأصحابه، وكذا الشافعي وأحمد وأصحابها“۔ ”مرسل روایات سے دلیل پکڑتے ہیں امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب، امام مالک اور ان کے اصحاب، امام شافعی اور امام احمد اور ان کے اصحاب بھی“۔ (المراسیل مع اسانید للامام ابی داؤد: ص ۳۹)

حافظ ابن رجب حنبلي فرماتے ہیں کہ: ”وَاحتجَّ بالمراسيل أبو حنيفة وأصحابه، ومالك وأصحابه، وكذا الشافعي وأحمد وأصحابها“۔ ”مرسل روایات سے دلیل پکڑتے ہیں امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب، امام مالک اور ان کے اصحاب، امام شافعی اور امام احمد اور ان کے اصحاب بھی“۔ (المراسیل مع اسانید للامام ابی داؤد: ص ۳۹)

منها أخبر عن الله وملائكته وخلقه للعالم ، وقصة آدم ويوسف وغيرهما من قصص الأنبياء عليهم السلام مثل ما أخبر به الآخر . مع العلم بأن واحداً منها لم يستفد من الآخر . وأنه يمتنع في العادة مماثل الخبرين الباطلين في مثل ذلك ، فإن سنّ أخبر بأخبار كثيرة مفصلة دقيقة عن غير معين ، لو كان مبطلاً في خبره لاختلف خبره ، لامتناع أن يبطلوا بخلق ذلك من غير تفاوت . لا سيما في أمور لا تهتدي العقول إليها ، بل ذلك بين أن كلاً منهما أخبر يعلم . وصدق .

وهذا مما يعلمه الناس من أحوالهم ، فلو جاء رجل من بلنر ، وأخبر عن حوادث مفصلة حدثت فيه . تنتظم أحوالاً وأفعالاً مختلفة ، وجاء من علمنا أنه لم يواطئه عمل الكذب فحكى مثل ذلك ، علم قطعاً أن الأمر كان كذلك . فإن الكذب قد يقع في مثل ذلك ، لكن عمل سبيل المواطأة وتلقني بعضهم عن بعض ، كما يتوارث أهل الباطل المقالات الباطلة ، مثل مقالة (المسيحون) والرافضة ، فلها وإن كان يُعلم بضرورة العقل أنها باطلة ، لكنها تلقاها بعضهم عن بعض ، فلها تواطؤوا عليها جاز اتفاقهم فيها على الباطل .

والجماعة الكثيرون يمسوا اتفاقهم على جحد الضروريات ، على سبيل التواطؤ إما عمداً للكذب ، وإما خطأ في الاعتقاد ، وأما اتفاقهم على جحد الضروريات من دون هذا وهذا فمستنع .

جمع المحقق الشيخ عبد الفتاح أبي غنّة في مسألة المرسل <sup>(۱)</sup>

كما قاله :

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي رحمه الله تعالى : « واحتج بالمرسل أبو حنيفة وأصحابه ، ومالك وأصحابه ، وكذا الشافعي وأحمد وأصحابها :

۱- النظر حاشية على قواعد في علوم الحديث ، للنهار، ص ۱۴۳ - ۱۴۶ .

۳۹

# المراسيل

مع الأسانيد

للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني

۲۰۲ - ۲۷۵ هـ

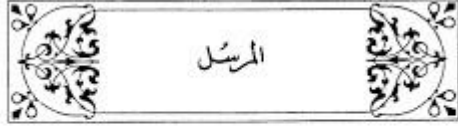
دراسة وتحقيق

الشيخ عبد العزيز عسقلاني



دار الفاروق - بيروت

۵۔ ”وَقَامَا الْمَرَاسِيلَ فَقَدْ كَانَ يُجْتَجِحُ بِهَا الْعُلَمَاءُ فِيمَا مَضَى مِثْلَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ حَتَّى جَاءَ الشَّافِعِيُّ فَتَكَلَّمَ فِيهَا وَتَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ“۔ ”مراسیل روایات سے گذشتہ زمانوں میں علماء احتجاج کیا کرتے تھے۔ مثلاً (امام سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی وغیرہ) جب امام شافعی آئے تو انھوں نے مرسل کی حجیت میں کلام کیا اور اسی طرح احمد بن حنبل وغیرہ کے بعد والوں سے“۔ (المراسیل مع اسانید للامام ابی داؤد: ص ۲۵)



# المراسیل

مع الأسانید

① وَالْإِحْتِجَاحُ بِهِ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ

للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني

۲۰۲ - ۲۷۵ھ

المراسیل<sup>(۱)</sup> : فقد كان يجتجح بها العلماء فيما مضى مثل سفیان الثوري<sup>(۲)</sup> ومالك بن أنس<sup>(۳)</sup> والأوزاعي<sup>(۴)</sup> حتى جاء الشافعي<sup>(۵)</sup> فتكلم فيها ، وتابعه على ذلك أحمد بن حنبل<sup>(۶)</sup> وغيره رضوان الله عليهم .

فیذا لم یکن مسند غیر المراسیل ، ولم یوجد المسند ، فالمرسل یجتجح به ، ولیس هو مثل المتصل فی القوة .

حکم المراسیل :

وما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من المراسیل ، منها : ما لا یصح ، ومنها : ما هو مسند عن غيره وهو متصل صحیح .

دراسة وتحقيق  
شیخ عبد العزیز بن سیروان

( ۱ ) عن القاسمي

۲-۳-۴-۵-۶- ستانی ترجمہ لکل واحد منهم داخل الكتاب .

۲۵



۶۔ تمام تابعین کرام بھی اس کی حجیت کے قائل ہیں چنانچہ علامہ ابن جریر فرماتے ہیں: ”وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ: وَأَجْمَعَ التَّابِعُونَ بِأَسْرِهِمْ عَلَى قَبُولِ الْمُرْسَلِ، وَلَمْ يَأْتِ عَنْهُمْ إِنْكَارُهُ، وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ بَعْدَهُمْ إِلَى رَأْسِ الْمِائَتَيْنِ۔ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: كَأَنَّهُ يَعْني أَنَّ الشَّافِعِيَّ أَوَّلُ مَنْ رَدَّهُ“۔ ”تابعین سب کے سب اس امر پر متفق تھے کہ مرسل قابل احتجاج ہے۔ تابعین سے لے کر دوسری صدی کے آخر تک ائمہ میں سے کسی شخص نے مرسل کے قبول کرنے کا انکار نہیں کیا۔ امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ گویا امام شافعی ہی وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے مرسل کے ساتھ احتجاج کا انکار کیا ہے“۔ (تدریب الراوی: ص ۲۲۳؛ منیة اللمعی: ص ۲۷؛ توجیہ النظر: ص ۲۴۵؛ ومقدمہ فتح الملکم: ص ۳۴)





۸۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مر اسیل سے احتجاج اور عدم احتجاج کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”واما المراسیل فقد تنازع الناس فی قبولها و ردّها و اصحّ الاقوال ان منها المقبول و المردود منها الموقوف فمن علم من حاله انه لا يرسل الا عن ثقة قبل مرسله و من عرف انه يرسل عن الثقة و غير الثقة كان ارساله رواية عن من لا يعرف حاله فهذا موقوف و ما كان من المراسيل مخالفاً لما رواه الثقات كان مردوداً و اذا كان المرسل من وجهين كل من الراويين اخذ العلم عن شيوخ ائمه هذا يدل على صدقه فان مثل ذلك لا يتصور في العادة تماثل الخطأ فيه و تعدد الكذب“۔ ”بہر حال مر اسیل کے قبول اور رد کرنے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور صحیح تر قول یہ ہے کہ مر اسیل میں مقبول و مردود اور موقوف سبھی اقسام ہیں سو جس کے حال سے یہ معلوم ہوا کہ وہ ثقہ ہی سے ارسال کرتا ہے تو اس کا مرسل قبول کیا جائے گا اور جو ثقہ اور غیر ثقہ سب سے ارسال کرتا ہے اور جس سے اس نے حدیث مرسل روایت کی ہے اس کا علم نہیں تو ایسی مرسل حدیث موقوف ہوگی اور جو مر اسیل ثقات کی روایت کے خلاف ہوں تو وہ مردود ہوں گے اور جب مرسل دو طریقوں سے مروی ہو ایک مرسل الگ شیوخ سے اور دوسرا الگ سے تو یہ اس کے صدق پر دلالت کرتا ہے کیونکہ عادتاً اس میں خطاء اور جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کا تصور نہیں کیا جاسکتا“۔ (منہاج السنۃ: ج ۴، ص ۱۱۷)

۹۔ موجودہ دور کے محقق علامہ زاہد الکوثریؒ (متوفی ۱۳۷۲ھ) لکھتے ہیں: ”والاحتجاج بالمرسل كان سنة متوارثة جرت عليه الامة في القرون الفاضلة حتى قال ابن جرير رد المرسل مطلقاً بدعة حدثت في رأس المائتين۔ كما ذكره الباجي في اصوله و ابن عبد البر في التمهيد و ابن رجب في شرح علل الترمذي“۔ ”مرسل کے ساتھ احتجاج کرنا ایک ایسا متوارث طریق تھا جس پر قرون فاضلہ میں امت عمل پیرا رہی ہے۔ امام ابن جریر نے تو یہاں تک کہا ہے کہ مطلقاً مرسل کو رد کرنا بدعت ہے جو دوسری صدی کے آخر میں ایجاد ہوئی جیسا کہ علامہ باجی نے اپنے اصول میں اور ابن عبد البر نے تمہید میں اور ابن رجب نے شرح علل ترمذی میں ذکر کیا ہے“۔ (تانیب الخطیب: ص ۱۵۲، طبع مصر)

۱۰۔ مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان صاحب اور علامہ جزائریؒ لکھتے ہیں: ”واما المراسيل فقد كان يحتج بها العلماء فيما مضى مثل سفیان الثوری و مالک بن انس و الاوزاعي حتى جاء الشافعي فتكلم فيها“۔ ”مر اسیل کے ساتھ گذشتہ زمانوں میں علماء احتجاج کیا کرتے تھے۔ مثلاً (امام سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی وغیرہ) جب امام شافعی آئے تو انھوں نے مرسل کی حجیت میں کلام کیا“۔ (الحطی فی ذکر انصاح السنۃ: ص ۱۰۶؛ و توجیہ النظر: ص ۲۴۵)

۱۱۔ حضرت امام شافعیؒ نے مر اسیل کی بحث اپنی کتاب الرسالۃ فی اصول فقہ صفحہ نمبر ۶۳ طبع بولاق میں کی ہے۔ چنانچہ امام شافعیؒ کا مشہور قول یہ بتایا گیا ہے کہ: ”قال الشافعي: وارسال ابن المسيب عندنا حسن“۔ ”امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ابن المسيب کا ارسال حسن درجے کا ہے“۔ (المراسيل مع اسانيد للامام ابى داود: ص ۳۳)

# المراسيل

مع الأسانيد

للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني

٢٠٢ - ٢٧٥ هـ

دراسة وتحقيق

إشع عبدالعزیز عزیزی سیروان



رضي الله عنه : « لا يصلح هذا » . قال الشافعي رحمه الله : « وكان القاسم بن محمد ، وسعيد بن المسيّب ، وعروة بن الزبير ، وأبو بكر بن عبد الرحمن ، يجرّون بيع اللحم بالحيوان » .

قال الشافعي : « وبهذا تأخذ ، ولا تعلم أحدًا من أصحاب رسول الله ﷺ خالف أبا بكر الصديق رضي الله عنه » قال الشافعي : « وإرسال ابن المسيّب عندنا حسن » هذا نصّ الشافعي المختصر ، نقلته بحروفه لما يترتب عليه من الفوائد . فإذا عُرِف هذا ، فقد اختلف أصحابنا المتقدمون في معنى قول الشافعي : « إرسال ابن المسيّب عندنا حسن » على وجهين ، حكاهما الشيخ أبو إسحاق في كتابه « اللمع » ، وحكاهما أيضاً الخطيب البغدادي في كتابه « كتاب الفقيه والمنفقه » ، و « الكفاية » وحكاهما جماعات آخرون ؛ أحدها : معناه أنه حجة عنده بخلاف غيرها من المراسيل ، قالوا : لأنها فُتِنَتْ فوجدت مستدة .

الوجه الثاني : أنها ليست بحجة عنده ، بل هي كغيرها على ما ذكرناه . قالوا : وإنما رجح الشافعي رحمه الله بمرسله ، والترجيح بالمرسل جائز . قال الخطيب البغدادي في كتاب « الفقيه والمنفقه » : « والنصواب ، الوجه الثاني ؛ وأما الأول فليس بشيء » . وكذا قال في « الكفاية » : « الوجه الثاني هو الصحيح عندنا من الوجهين ، لأن في مراسيل سعيد ، ما لم يوجد مستنداً بحال ، من وجه يصح » . قال : « وقد جعل الشافعي لمراسيل كبار التابعين مزية على غيرهم ، كما استحسّن مرسل سعيد » هذا كلام الخطيب .

وذكر الإمام الحافظ أبي بكر البيهقي رحمه الله نصّ الشافعي كما قدمته . قال : « قال الشافعي : نقبل مراسيل كبار التابعين ، إذا انضم إليها ما يؤكدها ؛ فإن لم ينضم لم نقبلها ، سواء كان مرسل ابن المسيّب أو غيره » . قال : « وقد ذكرنا مراسيل لابن المسيّب لم يقبلها الشافعي حين لم ينضم إليها ما يؤكدها . ومراسيل لغيره قال بها حين انضم إليها ما يؤكدها » . قال : « وزيادة

١٢- « اشتهر عن الشافعي أنّه لا يَحْتَجُّ بِالْمُرْسَلِ ، إِلَّا مَرَّاسِيلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ » - « امام شافعی کا مشہور قول یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے نزدیک سعید بن المسیب کی مراسیل کے علاوہ مرسل حجت نہیں » - (تدریب الراوی : ص ٢٢٢)

(٩) المرسل

٢٢٤

أَخَذَ عَنْ غَيْرِ رِجَالِ الْأَوَّلِ كَانَ صَحِيحًا ، وَيَتَبَيَّنُ بِذَلِكَ صِحَّةُ الْمُرْسَلِ وَأَثْمًا صَحِيحًا لَوْ عَارَضَهُمَا صَحِيحٌ مِنْ طَرِيقٍ رَجَحْنَاهُمَا عَلَيْهِ إِذَا تَعَدَّرَ الْجَمْعُ ، أُرْسِلَهُ مِنْ أَخَذَ الْعِلْمَ ، ( عَنْ غَيْرِ رِجَالِ ) الْمُرْسَلِ ( الْأَوَّلِ ، كَانَ صَحِيحًا ) هَكَذَا نَصَّ عَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ فِي الرَّسَالَةِ (١) ، مُقْبِدًا لَهُ بِمُرْسَلِ كِبَارِ التَّابِعِينَ ، وَمَنْ إِذَا سَمِيَ مِنْ أُرْسِلَ عَنْهُ سَمِيَ ثِقَةً ، وَإِذَا شَارَكَهُ الْخَفَاطُ الْمَأْمُونُونَ لَمْ يَخَالَفُوهُ ، وَزَادَ فِي الْاِعْتِضَادِ أَنْ يُوَافِقَ قَوْلَ صَحَابِيٍّ ، أَوْ يَفْتِيَ أَكْثَرَ الْعُلَمَاءِ بِمَقْتَضَاهُ ، فَإِنْ فَتَدَّ شَرْطُ مَا ذَكَرَ لَمْ يَقْبَلْ مَرْسَلُهُ .

فإن وجدت قبل ، ( ويتبين (٢) بذلك صحة المرسل ) ، ( وأثما ) أي المرسل ، وما عضده ( صحيحان لو عارضهما صحيح من طريق ) واحدة ، ( رجحناهما عليه ) بتعدد الطرق ، ( إذا تعذر الجمع ) بينهما .

### [ فوائد ]

الأولى ، اشتهر عن الشافعي أنه لا يحتج بالمرسل ، إلا مراسيل سعيد بن المسيّب . قال المصنف في شرح المهذب وفي الإرشاد (٣) : والإطلاق في النفس والإنبات ( ق ٦٧/أ ) غلط ، بل هو يحتج بالمرسل بالشروط المذكورة ، ولا يحتج بمراسيل سعيد إلا بها أيضاً .

قال : وأصل ذلك أن الشافعي قال في مختصر المزني (٤) : أخبرنا مالك ، عن زيد ابن أسلم ، عن سعيد بن المسيّب ، أن رسول الله ﷺ نهي عن بيع اللحم بالحيوان . وعن ابن عباس أن جروراً نحر على عهد أبي بكر ، فجاء رجل بعناق ، فقال : أعطوني بهذه العناق .

(١) الرسالة ص ٤٦٢ - ٤٦٥ فقرة ١٢٦٩ - ١٢٧٠ .

(٢) ف ٥ وتبين ٤ .

(٣) المجموع ( ٦١/١ ) ، والإرشاد ( ١٧١/١ ) .

(٤) ص ٧٨ .

## تذريبات الراوي

في شرح تفسیر النواوي

تأليف

الحافظ جلال الدين السيوطي

رحمته الله  
٨٤٩ - ٩١١ هـ

حقيقته

أبو قتيبة بن سعيد الفارابي

طبعة ترميدية ومُنقحة

الجزء الأول

مكتبة الكوثر



## جلیل القدر محدثین اس دعا کے استحباب کے قائل ہیں

امام بیہقی رحمہ اللہ ۴۵۸ھ:

امام بیہقیؒ بھی اس دعا کے استحباب کے قائل ہیں۔ انہوں نے اپنی کئی کتب مثلاً شعب الایمان، دعوات الکبیر، فضائل الاوقات، السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ۔ میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقیؒ کی عادت ہے کہ وہ ناقابل استدلال روایت پر خاموش نہیں رہتے۔ انہوں نے خود اپنا طرز عمل دلائل النبوة: ج ۱، ص ۴۷ میں بتایا ہے کہ: ”وعادتی۔ فی کتبی المصنفة فی الأصول والفروع۔ الاقتصار من الأخبار علی ما یصح منها دون ما لا یصح، أو التمییز بین ما یصح منها وما لا یصح، لیکون الناظر فیہا من أهل السنة علی بصیرة مما یقع الاعتماد علیہ، لا یجد من زاع قلبه من أهل البدع عن قبول الأخبار مغمزا فیہا اعتمد علیہ أهل السنة من الآثار۔“ (دلائل النبوة: ج ۱، ص ۴۷)

اگرچہ اس قاعدہ پر وہ ہر جگہ ۱۰۰ فیصد قائم نہ رہے ہوں۔ لیکن افطار کی اس دعا سے انہوں نے استحباب ہی ثابت کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ السنن الکبریٰ: ج ۴، ص ۴۰۳ میں انہوں نے اس روایت پر باب قائم کیا ہے۔ ”بَابُ مَا یَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ“ اور اس کے ضمن میں صرف یہی دو روایات نقل کی ہیں۔ ایک ”ذَهَبَ الظَّمْأُ“ والی اور دوسری ”اللَّهُمَّ لَكَ صُغْتُ“۔ اور السنن الصغریٰ جو کہ اس کے بعد کی تصنیف ہے۔ اور اس میں احادیث کا مزید احتیاط اور انتخاب کیا ہے، اس میں ج ۲ ص ۱۱ پہ بھی یہی دونوں دعائیں ذکر کی ہیں اور اس پر استحباب کا باب بھی قائم کیا ہے۔ ”بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ أَنْ یُفْطَرَ عَلَیْهِ وَمَا یَقُولُ“ اسی طرح فضائل الاوقات ج ۱، ص ۳۰۰ میں بھی استحباب کا باب باندھا ہے۔ ”بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْفِطْرِ“۔

۴۰۳ کتاب الصیام / باب ما یقول إذا أفطر۔

حمادیہ بن سہل المرزوقی، ثنا عبد اللہ بن حماد الأملی، ثنا محمد بن عبد العزیز الرملی، ثنا شعیب بن إسحاق، ثنا سعید بن ابی عروبة، عن قتادة، عن أنس أن النبی ﷺ لم یکن یصلی المغرب حتی یفطر ولو علی شربة من ماء.  
تابعه القاسم بن غصن عن ابن ابی عروبة.

[۵۱]۔ باب ما یقول إذا أفطر

۸۱۳۳۔ أخبرنا أبو عبد اللہ الحافظ، وأبو بکر القاسمی قال: ثنا أبو العیاس الأصم، ثنا یحییٰ بن ابی طالب (ح) وأبنا أبو عبد اللہ الحافظ، أنبأ أبو حامد أحمد بن محمد الخطیب بمرور، ثنا إبراهيم بن هلال، قال: ثنا علي بن الحسن بن شقیق، أنبأ الحسن بن واقد، ثنا مروان بن سالم المقتفع، قال: رأیت ابن عمر فذكر الحديث، قال: وكان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال: «ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله تعالى».  
لفظ حدیثہما سواء.

۸۱۳۴۔ أخبرنا أبو علي الروذباری، أنبأ أبو بکر بن داسه، ثنا أبو داود، ثنا مسدد، ثنا هشیم، عن حصین، عن معاذ بن زهرة أنه بلغه أن النبی ﷺ كان إذا أفطر قال: «اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت».

[۵۲]۔ باب ما یدعو به الصائم لمن أفطر عنده

۸۱۳۵۔ أخبرنا أبو زکریا بن ابی إسحاق، ثنا أبو العیاس هو الأصم، ثنا محمد بن عبد اللہ المنادی، ثنا یزید بن ہارون، أنبأ هشام الدستوائی، عن (ح) وأخبرنا أبو الحسن علی بن محمد المقرئ، ثنا الحسن بن محمد بن إسحاق، ثنا یوسف بن یعقوب، ثنا مسلم بن إبراهيم، ثنا هشام الدستوائی، ثنا یحییٰ بن ابی کثیر، عن أنس بن مالک (۱) قال: كان رسول الله ﷺ إذا أفطر عند قوم قال لهم: «أفطروا/ عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار وتزلت علیکم الملائكة».

لفظ حدیث یزید، وهذا مرسل لم یسمعه یحییٰ عن أنس إنما سمعه عن رجل من أهل البصرة یقال له عمرو بن زبیب، ویقال ابن زبیب عن أنس.

۸۱۳۶۔ وأخبرنا أبو الحسن بن بشران بیغداد، أنبأ إسماعیل بن محمد الصفار، ثنا أحمد بن منصور، ثنا عبد الرزاق، أنبأ معمر، عن ثابت، عن أنس أو غیره أن رسول الله ﷺ

(۱) الحدیث رقم (۸۱۳۵) أخرجه المصنف فی السنن الصغری (۱۳۹۲).

# السنن الکبریٰ

للإمام  
أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي  
المتوفى سنة ۴۵۸ھ

تحقیق  
محمد عبد القادر عطا

الجزء الرابع

المحتوى

تمة كتاب الجنائز - كتاب الزكاة - كتاب الصيام  
كتاب الحج

\*\*\*

مستودعات  
موسسة أبي براهيم  
دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان



٢١ - باب ما يُسْتَحَبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَيْهِ وَمَا يَقُولُ

١٣٩٠ - وروينا عن ابن عمر ، قال : كان النبي ﷺ إذا أفطر قال : ذهب الظمأُ وأبثلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله (١) .

١٣٩١ - وعن معاذ بن زهرة أنه بلغه أن النبي ﷺ كان إذا أفطر قال : اللهم لك صُمتٌ وعليّ رزقك أفطرت (٢) .

١٣٩٢ - أخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ، حدثنا محمد بن إسحاق الصعالي ، حدثنا روح بن عبادة ، حدثنا هشام بن أبي عبد الله ، عن يحيى بن أبي كثير ، عن أنس بن مالك : أن النبي ﷺ كان إذا أفطر عند أهل بيت قال : أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار وزلت عليكم الملايكة (٣) .

١٣٩٣ - ورويناه في موضع آخر عن ثابت ، عن أنس بن مالك رضي الله عنه .

٢٢ - باب فضل شهر رمضان وصيامه وقامه

قال الله عز وجل : ﴿ شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن .. ﴾ الآية [ ١٨٤ من سورة البقرة ] .

١٣٩٤ - أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ وأبو سعيد بن أبي عمرو ، قالا : حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ، حدثنا الربيع بن سليمان المرادي ، حدثنا ابن وهب ، أخبرني يونس ، عن ابن شهاب ، عن ابن أبي أنس أن أباه حدثه أنه

(٣) موقعه في الكبرى ( ٤ : ٢٢٩ ) ، وأخرجه أبو داود في الصوم ، الحديث ( ٢٣٥٧ ) - باب أفطر عند الإفطار ، والنسائي في السنن الكبرى ( ٦ : ٤٦ - ٤٧ ) ، والنسائي في عمل اليوم والليله من ( ٢٦٩ ) - باب ما يقول إذا أفطر ، الحديث ( ٢٩٩ ) ، والدارقطني في سننه ( ٢ : ١٨٥ ) ، واستفركه الحاكم ( ١ : ١٢٢ ) ، وقال : صحيح على شرط الشيخين ، وألفه الذهبي ، قال : على شرط البخاري .  
(٤) السنن الكبرى ( ٤ : ٢٣٩ ) ، وأخرجه أبو داود في الصوم ، الحديث ( ٢٣٥٨ ) - باب أفطر عند الإفطار ، ومعاذ بن زهرة ، ويقال : معاذ أبو زهرة الصبي : تابعي ، أرسل عن النبي ﷺ في القول عند الإفطار ، مترجم في التلخيص ( ١٠ : ١٩٠ ) .  
(٥) موقعه في السنن الكبرى ( ٤ : ٢٣٩ - ٢٤٠ ) ، وأخرجه النسائي في الترمذ من سننه الكبرى ، وفي اليوم والليله ، عن إسحاق بن إبراهيم ، على ما في تحفة الأشراف ( ١ : ٤٣١ ) .

١٣ - (باب إستحباب الدعاء عند الفطر)

١٦٦ - أخبرنا أبو عبد الله الحافظ حدثنا أبو محمد عبد العزيز بن عبد الرحمن الدباس بمكة ، حدثنا محمد بن علي بن زيد المكي حدثنا الحكم بن موسى ، حدثنا [ ٥٢ / ١ ] الوليد بن / مسلم حدثنا إسحاق - يعني ابن عبد الله - قال : سمعت عبد الله بن مليكة يقول : سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول : سمعت رسول الله ﷺ يقول :

«للصائم عند فطره لدعوة ما ترد» (١) .

قال : وسمعت عبد الله يقول عند فطره . اللهم إني أسألك رحمتك التي وسعت كل شيء أن تغفر لي ذنوبي .

١٦٧ - وأخبرنا أبو علي الروذباري أنبأنا أبو بكر بن داسة حدثنا أبو داود حدثنا برد حدثنا هشيم عن حصين عن معاذ بن زهرة أنه بلغه أن رسول الله ﷺ كان إذا أفطر قال : اللهم لك صمت وعليّ رزقك أفطرت (٢) .

قال الشيخ رضي الله عنه :

١٦٨ - ورواه الثوري عن حصين عن رجل عن معاذ بن زهرة أنه قال : «الحمد لله الذي أعانني فصمت ورزقني فأفطرت» .

١٦٩ - وروينا عن ابن عمر أنه كان يقول عند إفطاره : يا واسع المغفرة اغفر لي .

مَا آتَاكُمْ رَسُولٌ فخذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

# السُّنَنُ الصَّغِيرُ

لِإِمَامِ الْمُحَدِّثِينَ الْحَافِظِ الْجَلِيلِ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ  
الْبَيْهَقِيِّ الْمُتَوَفَّى سَنَةَ ثَمَانٍ وَتَمِيسِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ

## التفسير الثاني

رَفَقَ أَمْرُهُ وَتَخَلَّى حَيْثُ وَتَلَقَّ عَلَيْهِ  
الدكتور عبد المعبود بن قاسم

الإمام أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

## كِتَابُ فَضَائِلِ الْأَوْقَاتِ



مستورات  
موسسة البحوث  
دار الكتب العلمية

(١) أطراف الحديث عند: النووي في الأذكار (١٧٣) .

(٢) أطراف الحديث عند: أبي داود في السنن (٢٣٩٨) ، والنووي في الأذكار (١٧٣، ١٧٤) ، والبيهقي في شرح السنة (٢٦٥/٦) ، والدارقطني في السنن (٢/١٨٥) .

مصابیح السنۃ ج ۲، ص ۷۶، کتاب الصوم میں احادیث من الحسان کے تحت روزہ افطار کی دونوں دعاؤں کی احادیث لکھی ہیں۔ یعنی ”ذَهَبَ الظَّمَاءُ“ اور ”اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ“۔ مصابیح السنۃ کے مقدمہ ج ۱، ص ۱۱۰ میں انہوں نے اپنا منہج بھی بتایا ہے کہ من الحسان سے کیا مراد ہے۔

۷ - کتاب الصوم ۷۶ ۳ - باب تنزیہ الصوم

۱۴۱۸ - عن ابن عمر أنه قال: وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال: ذَهَبَ الظَّمَاءُ، وَأَبْتَلَتِ العُرْوَةُ، وَبِتَّ الأَجْرُ إن شاء الله (۱)۔

۱۴۱۹ - وَرَوَى وَأَنَّ النبي صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (۲)۔

۳ - باب تنزیہ الصوم

مِنْ مَصَابِيحِ:

۱۴۲۰ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ لِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ» (۳)۔

(۱) أخرجه أبو داود في السنن ۷/۲، ۷۶۵، كتاب الصوم (۸)، باب القول عند الإفطار (۲۲)، الحديث (۲۳۵۷). وعزاه للنسائي في السنن الكبرى المزي في تحفة الأشراف ۴۶/۶ - ۴۷، الحديث (۷۴۴۹). وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ص ۲۶۹، باب ما يقول إذا أفطر، الحديث (۲۹۹). وأخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ص ۱۷۹، باب ما يقول إذا أفطر، الحديث (۴۷۹). والدارقطني في السنن ۱۸۵/۲، كتاب الصيام، باب القبلة للصائم، الحديث (۲۵)، وحسنه، وأخرجه الحاكم في المستدرک ۴۲۲/۱، كتاب الصوم، باب الدعوة عند الإفطار، وقال: (صحیح علی شرط الشيخین) وتعقبه الذهبي فقال: (عل شرط البخاري). والبيهقي في السنن الكبرى ۲۳۹/۴، كتاب الصيام، باب ما يقول إذا أفطر.

(۲) أخرجه أبو داود بلفظه من رواية معاذ بن زهرة في السنن ۷/۲، ۷۶۵، كتاب الصوم (۸)، باب القول عند الإفطار (۲۲)، الحديث (۲۳۵۸). قال الحافظ ابن حجر في تهذيب التهذيب ۱۹۰/۱۰، الترجمة (۳۵۴): (معاذ بن زهرة، ويقال معاذ أبو زهرة القيسي تابعي، أرسل عن النبي ﷺ في القول عند الإفطار). وأخرجه عن معاذ أيضاً ابن السني في عمل اليوم والليلة، ص ۱۷۹، باب ما يقول إذا أفطر، الحديث (۴۸۰)، بلفظ: وقال: الحمد لله الذي أعانني فصمت، ورزقني فأفطرت. وللحديث طرق أخرى بالفاظ عدة.

(۳) أخرجه البخاري من حديث أبي هريرة رضي الله عنه في الصحيح ۱۱۶/۴، كتاب الصوم (۳۰)، باب من لم يدع قول الزور... (۸)، الحديث (۱۹۰۳).

# مصابيح السنن

لإمام مجيبي لسنة ركن الدين أبي محمد الحسين بن مسعود

ابن محمد الفراء البغوي

۵۱۶-۴۳۳ھ

وليد بن فهران عانة

تحقيق

الدكتور يوسف عبد الرحمن

مستقيم إبراهيم سارة جمال حمدي الذهبي

محمد الشافعي

دار المعرفة

بيروت، لبنان

”وأعني بـ (الحسان) ما أورده أبو داود والترمذي وغيرهما من الأئمة في تصانيفهم رحمهم الله وأكثرها صحاح بنقل العدل عن العدل غير أنها لم تبلغ غاية شرط الشيخين في علو الدرجة من صحة الإسناد إذ أكثر الأحكام ثبوتها بطريق حسن۔ وما كان فيها من ضعيف أو غريب أشرت إليه وأعرضت عن ذكر ما كان منكراً أو موضوعاً“۔

یعنی منکر اور موضوع روایات سے تو وہ اعراض کریں گے اور جو ضعیف ہے اس کو بیان کر دیں گے۔ اور اس روایت پر انہوں نے سکوت فرمایا ہے۔ اور اسی طرح دوسری مشہور کتاب شرح السنۃ ج ۶، ص ۲۶۵ میں ”بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْفِطْرِ“ کے تحت صرف ان ہی دونوں دعاؤں کی احادیث پوری سند سے بیان کی ہیں۔ اور اپنی تیسری کتاب التہذیب فی الفقہ الامام الشافعی ج ۳، ص ۱۸۳ میں واضح اس کا استنباب بیان کیا ہے۔



# شرح السنن

تأليف

الإمام المحدث الفقيه الحسين بن مسعود البغوي

(٤٣٦ - ٥١٦ هـ)

حققته وعلّق عليه وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط و محمد زهير الشاويش

الجزء السادس

المكتب الإسلامي

## ما يقول عند الفطر

١٧٤٠ - أخبرنا أبو بكر محمد بن علي الصفار ، نا أبو بكر أحمد بن الحسن الخيري ، نا أبو العباس الأعم ، نا يحيى ، نا علي بن الحسن بن شقيق ، نا الحسين بن واقد

نا مروان الملقع قال : رأيت عبد الله بن عمر يقض على لحيته ، فيقطع ما زاد على الكف قال : وكان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال : « ذهب الظمأ ، وابتلت العروق ، وثبت الأجر إن شاء الله عز وجل »<sup>(١)</sup> .

١٧٤١ - أخبرنا محمد بن عبد الله بن أبي نوبة ، نا محمد بن عبد الله بن الحارث ، نا محمد بن يعقوب الكساني ، نا عبد الله بن محمود ، نا إبراهيم بن عبد الله الحلال ، نا عبد الله بن المبارك ، عن سفيان ، عن حصين

عن معاذ قال : كان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال : « اللهم لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت »<sup>(٢)</sup> .

(١) أخرجه أبو داود (٢٣٥٧) في الصوم : باب القول عند الإفطار ، والدارقطني ص ٢٤٠ ، والحاكم ٤٢٢/١ ، وابن السني (٢٧٢) ومروان هو ابن سالم الملقع وثقه ابن حبان ، وحسن حديثه الدارقطني والحافظ ابن حجر وباقي رجاله ثقات ، وقبول الحاكم : قد احتج البخاري بمروان وهم منه ، فان مروان الذي احتج به البخاري غير مروان هذا .

(٢) وأخرجه أبو داود (٢٣٥٨) ، وابن السني (٢٧٣) ومعاذ : هو ابن زهرة كما ورد مصرحاً في سنن ابن داود ، وهو من التابعين ، ولم يوثقه غير ابن حبان ، فالحديث مرسل .

”ويستحب أن يقول عند الفطر ما روي عن معاذ: قال: كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إذا أفطر قال: "اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت" - (التهذيب في الفقه الإمام الشافعي: ج ٣، ص ١٨٣)

كتاب الصيام ١٨٣  
السنة للصائم تمجيل الفطر بعد ما تبيّن غروب الشمس، ويستحب له أن يتسكّر بالليل؛ فيكون أقوى على الصوم.

روي عن أنس؛ أن نبي الله - ﷺ - وزيد بن ثابت تشكّرا فلما قرّبا من سحورهما، قام نبي الله - ﷺ - إلى الصلاة قبل لأنس؛ كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما في الصلاة قال: قدر ما يقرأ الرجل خمسين آية<sup>(١)</sup>.

ويستحب أن يُغَطَّرَ على ثنبي، فإن لم يجد فعلى الماء؛ لما روي عن سليمان بن عامر، عن النبي - ﷺ - قال: «مَنْ وَجَدَ الثَّنَرَ فَلْيُغَطِّرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّنَرَ فَلْيُغَطِّرْ عَلَى الْمَاءِ؛ فَإِنَّهُ مَهْرٌ»<sup>(٢)</sup>.

ويستحب أن يقول عند الفطر ما روي عن معاذ: قال: كان رسول الله - ﷺ - إذا أفطر قال: «اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت»<sup>(٣)</sup> ويجب على الصائم أن يصوم جزواحةً يصوم بضمه عن النظر إلى ما لا يحل، ولسانه عن الغيبة والشتمات.

وقال الترمذي: حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وله شاهد من حديث أبي هريرة.

أخرجه أبو داود (٧١٨/١) كتاب الصيام: باب ما يستحب من تمجيل الفطر حيث (٨٨٩) وابن ماجه (٥٤١/١ - ٥٤٢) كتاب الصيام: باب ما جاء في تمجيل الإفطار حديث (١٦٩٨) وابن أبي شيبة (١٦/٣) وأحمد (٤٥٠/٢) وابن عزيمة (٢٧٥/٣) رقم (٢٠٦٠) وابن حبان (٨٨٩) - موارد) والبيهقي (٢٣٧/٤) كتاب الصيام باب ما يستحب من تمجيل الفطر، كلهم من حديث أبي هريرة.

(١) أخرجه البخاري (٢٣٤/٤) كتاب الصوم: باب تمجيل الإفطار حديث (١٩٥٧) ومسلم (٧٧١/٢) كتاب الصيام: باب فضل السحور حديث (١٠٩٨/٤٨) من حديث أنس.

(٢) أخرجه أبو داود (٧١٩/١) كتاب الصيام: باب ما يغفر عليه حديث (٢٣٥٥) والترمذي (٤٦/٣ - ٤٧) كتاب الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرباة حديث (٦٥٨)، (٧٨/٣ - ٧٩) كتاب الصوم: باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار حديث (٦٩٥) وابن ماجه (٥٤٢/١) كتاب الصيام: باب ما جاء ما يستحب الفطر حديث (١٦٩٩) وأحمد (١٧/٤ - ١٨) والدارمي (٧/٢) كتاب الصوم باب ما يستحب الإفطار عليه، وابن أبي شيبة (١٠٧/٣) وعبد الرزاق (٢٢٤/٤) وابن عزيمة (٢٧٨/٣ - ٢٧٩) رقم (٢٠٦٧) وابن حبان (٨٩٢) - موارد) والحاكم (٤٣٢/١) والبيهقي (٢٣٨/٤) كتاب الصيام: باب ما يغفر عليه، والبخاري في شرح السنة (٤٣٤/٣) - بتحقيقنا) من طريق الرباب عن سلمان بن عامر به.

وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي.

وصححه ابن عزيمة وابن حبان.

(٣) أخرجه أبو داود (٧١٩/١) كتاب الصيام: باب القول عند الإفطار حديث (٢٣٥٨) وفي «الترغيب» رقم (٩٩) وابن أبي شيبة (١٠٠/٣) وابن المبارك في الزهد (١١١٠، ١٤١١) وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (٤٧٣) والبيهقي (٢٣٨/٤) كتاب الصيام والبخاري في شرح السنة (٤٧٤/٣) - بتحقيقنا) كلهم من طريق حصين عن معاذ بن زهرة قال: كان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت.

# التهذيب

في فقه الإمام الشافعي

تأليف

الإمام أبي محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي

المتوفى سنة ٥١٦ هـ

تحقيق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علي محمد معوض

الجزء الثالث

يتوي على الطبعة الثانية

الرسالة - المصنام - المسج - البتروغ

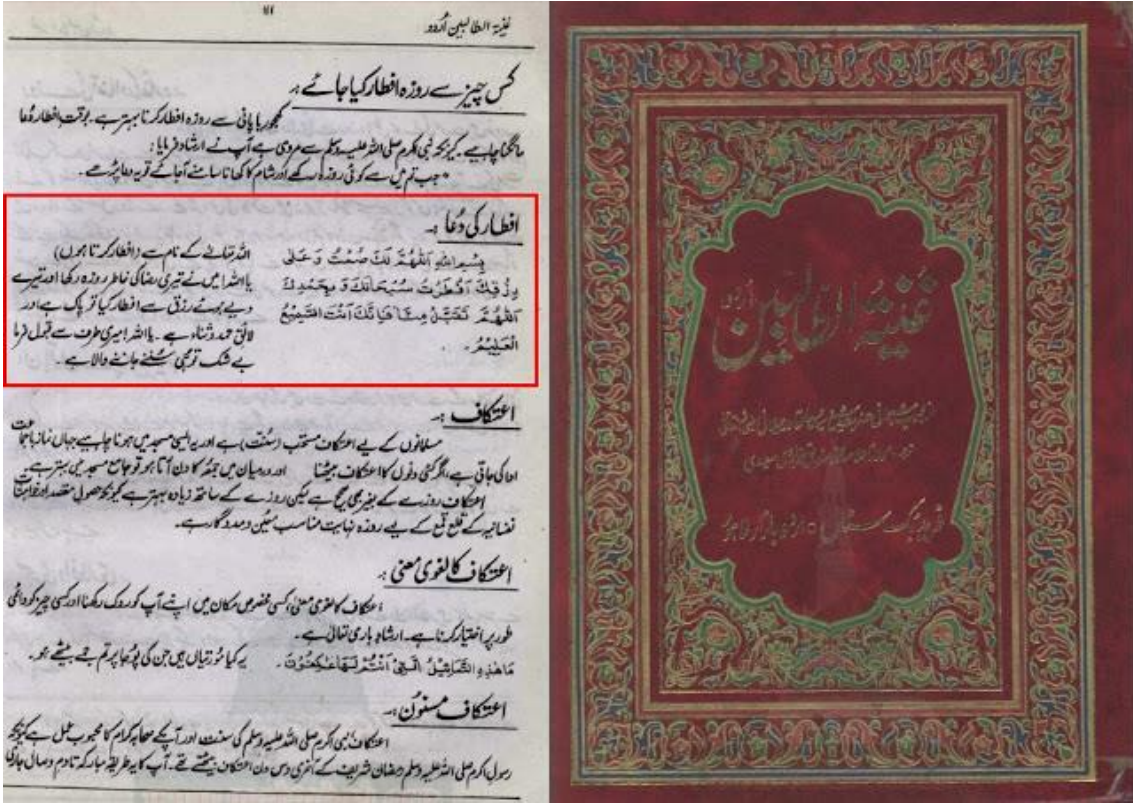
مشوراء

مركز أبي برفيت

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص ۱۱۱ میں افطار کی دعا کے لئے صرف اس دعا کو ہی نقل کیا ہے۔



امام ابن قدامہ رحمہ اللہ ۶۲۰ھ

امام ابن قدامہ نے اگرچہ المغنی میں اس کا ذکر نہیں کیا لیکن دوسری کتاب الھادی أو عمدة الحازم فی الزوائد علی مختصر الخرقی ص ۱۷۲ میں اس کا استحباب بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور تصنیف المتقن فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی ص ۱۰۴ اور ۱۰۵ پہ بھی اس دعا کے استحباب کا ذکر کیا ہے۔

”وَيَسْتَحِبُّ تَعْجِيلَ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرَ السَّحُورِ، وَأَنْ يَفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَى الْمَاءِ. وَأَنْ يَقُولَ عِنْدَ فِطْرِهِ: اللَّهُمَّ لَكَ صَمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ - اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - وَيَسْتَحِبُّ التَّتَابِعَ فِي قِضَاءِ رَمَضَانَ وَلَا يَجِبُ“

(المتقن فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی: ص ۱۰۴-۱۰۵)



## فصل

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَى الثَّمْرِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَعَلَى الْمَاءِ .  
وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ<sup>(١)</sup>: «إِذَا صَامَ أَحَدُكُمْ، فَقَدَّمَ  
عَشَاءَهُ، فَلْيَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ،  
اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»<sup>(٢)</sup>.

\* \* \*

(١) قال «ليست في «خ».

(٢) رواه الطبراني في «المعجم الكبير» (١٤٦/١٢) من حديث ابن عباس - رضي الله  
عنهما -، ولفظه: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: لَكَ صُومْتُ . . .».

١٧٢

## فصل

ويستحب تعجيل الإفطار وتأخير السحور ، وأن يفطر على التمر فإن لم  
يجد فعلى الماء . وأن يقول عند فطره :  
اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك اللهم وبحمدك . اللهم  
تقبل مني إنك أنت السميع العليم .  
ويستحب التابع في قضاء رمضان ولا يجب .

## فصل

ولا يجوز تأخير قضاء رمضان إلى رمضان آخر من غير عذر ، فإن فعل  
فعله القضاء وإطعام مسكين لكل يوم ، وإن أخره لعذر فلا شيء عليه وإن  
مات . وإن أخره لعذر فمات قبل رمضان آخر أطعمته عنه لكل يوم  
مسكين وإن مات بعد أن أدركه رمضان آخر فهل يُطعم ( عنه )<sup>(١)</sup> كل<sup>(٢)</sup> يوم  
مسكين أو اثنان ؟ على وجهين ، وإن مات وعليه صوم أو حج أو اعتكاف  
منذور فَعَلُّهُ عنه وليه<sup>(٣)</sup> ، وإن<sup>(٤)</sup> كانت عليه صلاة منذورة فعلى روايتين .

## باب صوم التطوع

وأفضله صيام داود عليه السلام كان يصوم يوماً ويفطر يوماً .  
ويستحب صيام أيام البيض من كل شهر ، وصوم الاثنين والخميس .  
ومن صام شهر رمضان وأتبعه بست من شوال فكأنما صام الدهر . وصيام  
يوم عاشوراء كفارة سنة ، ويوم عرفة كفارة سنتين ، ولا يستحب لمن كان

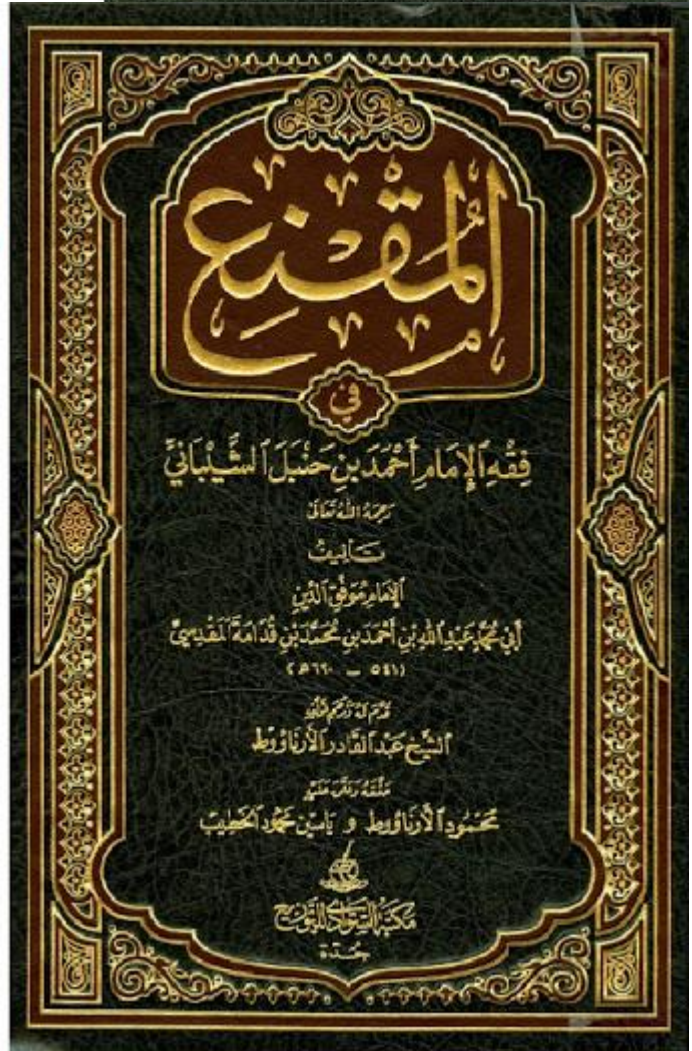
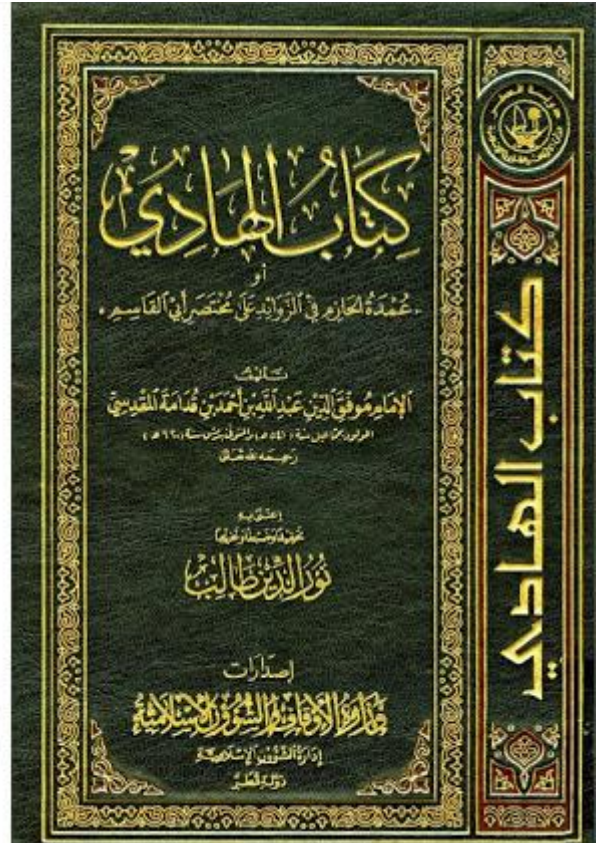
(١) ما بين قوسين زيادة عن «م» .

(٢) في «م» : لكل .

(٣) عبارة : وإن مات وعليه . . . وليه «ش» ، «ط» وفي «م» : وإن  
مات وعليه صوم منذور أو حج أو اعتكاف فَعَلُّهُ عنه وليه .

(٤) في «م» : وتز .

١٠٥





حافظ ضیاء المقدسی رحمہ اللہ ۶۲۳ھ (صاحب المختارہ):

حافظ ضیاء المقدسی نے اپنی احادیث احکام پر مشتمل کتاب السنن والأحكام عن المصطفیٰ ج ۳، ص ۴۳۵ پہ ”باب ما یقال عند الإفطار و فضل الدعاء عنده“ کے تحت یہ روایت بیان کی ہے۔ اور سکوت کیا ہے۔ اس کتاب میں ان کا منہج یہی ہے کہ وہ ضعیف اور ناقابل استدلال روایت پر خاموش نہیں رہتے۔ ایسا ہی اس کتاب پر مقدمہ التحقیق لکھنے والے عالم کے اسلوب سے ظاہر ہے جنہوں نے ان کے منہج کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔ (السنن والأحكام عن المصطفیٰ: مقدمہ، ص ۱۶۷)

اور اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے اس بارے میں جو دوسری مرفوع روایت ہے اس کا ضعف بیان کیا ہے۔ لیکن ابوداؤد والی روایت پر سکوت۔

السنن والأحكام ۴۳۵  
۳۵۶۹ - عن مروان - يعني: ابن سالم الملقب - قال: «روایت ابن عمر یقبض علی لحيته فيقطع ما رادت علی الكف، وقال: كان النبي ﷺ إذا أفطر قال: ذهب الظما، وابتلت العروق، وثبت الأجر إن شاء الله.»  
رواه د<sup>(۱)</sup> س<sup>(۲)</sup>.

۳۵۷۰ - عن ابن عباس قال: «كان النبي ﷺ إذا أفطر قال: اللهم لك صمتا، وعلى رزقك أفطرتنا؛ فتقبل منا إنك أنت السميع العليم.»  
رواه الدارقطني<sup>(۳)</sup>، من رواية عبد الملك بن هارون بن إعترة<sup>(۴)</sup> عن أبيه، عن جده، عن ابن عباس. وعبد الملك وضعفه غير واحد من الأئمة<sup>(۵)</sup>.

۳۵۷۱ - عن معاذ بن زهرة أنه بلغه: «أن النبي ﷺ كان إذا أفطر قال: اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت.»  
رواه د<sup>(۶)</sup>.

۲۸ - باب فيمن أفطر في رمضان ثم طلعت الشمس

۳۵۷۲ - عن أسماء بنت أبي بكر قالت: «أفطرتنا على عهد رسول الله ﷺ يوم غيم ثم طلعت الشمس، قيل لهشام - هو ابن عروة -: فأمروا بالقضاء؟ قال:

(۱) سنن أبي داود (۲/۳۰۶ رقم ۲۳۵۷).

(۲) السنن الكبرى (۲/۲۵۵ رقم ۳۳۲۹، ۶/۸۲ رقم ۱۰۱۳۱).

(۳) سنن الدارقطني (۲/۱۸۵ رقم ۲۶).

(۴) في الأصل: عبيدة. وهو تحريف.

(۵) قال الإمام أحمد: ضعيف الحديث. وقال ابن معين: كذاب. وقال البخاري: منكر الحديث. وقال أبو حاتم: متروك الحديث، ذاهب الحديث. ترجمته في التاريخ الكبير (۵/۴۳۶ رقم ۱۴۲۳)، والجرح والتعديل (۵/۳۷۴ رقم ۱۷۴۸) وغيرهما.

(۶) سنن أبي داود (۲/۳۰۶ رقم ۲۳۵۸).

## السنن والأحكام عن المصطفیٰ

عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

لِلْإِسْلَامِ الْفَائِزِ وَالرَّبِّ الْمَدِينِيِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
صَاحِبِ الْمُخْتَارَةِ (۵۶۹-۸۱۴ھ)

تقديم فضيلة الركن

أحمد بن محمد بن عبد الكرم

تجقيق  
أبي عبد الله حسين بن عكاشة

المجلد الثالث

قيام الليل - الصيام

التأثير

دار ماجد عيسى

امام مجد الدين ابن تيمية رحمه الله ۶۵۲ھ

یہ بہت بڑے محدث اور فقیہ ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیمہ کے دادا ہیں۔ امام ذہبی ان کو الشیخ الامام العلامة فقیہ العصر کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی احادیث احکام پر ایک کتاب مشہور ہے جس کا نام منتقى الاخبار ہے۔ علامہ شوکانی نے اس کی مشہور شرح نیل

الاوطار کے نام سے لکھی۔ اس میں جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ (طدار ابن الجوزی) پہ ”بَابُ آدَابِ الْإِفْطَارِ وَالشُّحُورِ“ کے تحت صرف ”اللهم لك صمت“ والی دعا سنن ابوداؤد سے نقل کی ہے۔

العزبن عبد السلام سلطان العلماء رحمہ اللہ ۶۲۰ھ

العزبن عبد السلام سلطان نے اپنی کتاب مقاصد الصوم ص ۲۰ پر روزہ کے آداب میں اس دعا کا ذکر کر کے استحباب ظاہر کیا ہے۔

الفصل الثالث ۲۰ - مقاصد الصوم

صائم ، قَلْبِقُلْ إِنِّي صَائِمٌ (۱) . يُذَكِّرُ ذَلِكَ اعْتِدَاراً إِلَى الدَّاعِي ، لِئَلَّا يَنْكسِرَ قَلْبُهُ . فَإِنَّ خَافَ الرِّيَاءَ وَرَوَى بِعَدْرِ آخِرِ .

الثالث : ما يقوله إذا أفطر ؛ وهو ما رُوِيَ عنه ، عليه السلام ، أنه كان يقول إذا أفطر : « ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ ، وَثَبَّتِ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ (۲) » .

وَرُوِيَ أيضاً أنه كان يقول : « اللهم لك صُمتٌ ، وعلى رزقك أفطرت (۳) » .

وفي حديث آخر : « الحمد لله الذي أعانني فصُمتُ ، ورزقني فأفطرت (۴) » .

(۱) أخرجه مسلم (۱۱۵۰) في الصيام : باب الصائم يُدعى لطعام فليقل : إن صائم ، عن أبي هريرة رضي الله عنه .  
(۲) أخرجه ابوداؤد (۲۳۵۷) في الصوم : باب القول عند الإفطار ، والنسائي في « عمل اليوم والليلة » (۲۹۹) ، وابن السني في « عمل اليوم والليلة » (۴۸۰) ، والدارقطني في « سننه » ۱۸۵/۲ ، والحاكم في « المستدرک » ۴۲۲/۱ ، والبيهقي في « سننه » ۲۳۹/۴ ، والبخاري في « شرح السنة » (۱۷۴۰) ، عن ابن عمر رضي الله عنهما . قال الدارقطني في « سننه » : « إسناده حسن » .

(۳) أخرجه عبد الله بن المبارك في « الزهد والرقائق » (۱۴۱۰) و(۱۴۱۱) ، وابن أبي شيبة في « المصنّف » ۱۰۰/۳ ، وأبوداؤد (۲۳۵۸) في الصوم : باب القول عند الإفطار ، وفي « الرسائل » له (۹۹) ، والبيهقي في « سننه » ۲۳۹/۴ ، والبخاري في « شرح السنة » (۱۷۴۱) ، عن معاذ بن زهرة مرسلًا . قال الأرنؤوط في تعليقه على « جامع الأصول » : « ولكن للحديث شواهد يقوى بها » .

(۴) أخرجه ابن السني في « عمل اليوم والليلة » (۴۷۹) ، والبيهقي في « شعب الإيمان » كما في « كنز العمال » ۸۱/۷ = رقم (۱۸۰۵۲) ، عن معاذ بن زهرة مرسلًا ، وللحديث شواهد يقوى بها .

مِقَاصِدُ الصَّوْمِ

تأليف

سُلْطَانُ العُلَمَاءِ

العزبن عبد السلام

عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام السامعي

المؤلف سنة ۶۶۰ هجرية

امام نووی رحمہ اللہ ۶۷۶ھ

امام نووی اپنی کتاب المجموع شرح المہذب ج ۶، ص ۴۰۸ میں جمہور شوافع سے اس دعا کا استحباب ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

”والمستحب أن يقول عند إفطاره اللهم لك صُمتٌ“ پھر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ”رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ عَنِ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُسْنَدًا مُتَّصِلًا بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ . قال المصنف وسائر اصحاب يستحب ان يدعوا عند إفطاره اللهم لك صُمتٌ وعلى رزقك أفطرت وفي سنن أبي داؤد والنسائي عن ابن عمر " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَّتِ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى " وَفِي كِتَابِ ابْنِ مَاجَهَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ العَاصِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةً مَا تَرَدُّ " وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا أَفْطَرَ يَقُولُ " اللَّهُمَّ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اغْفِرْ لِي " .

(الثالثة) يُسْتَحَبُّ أَنْ يَدْعُوَ الصَّائِمَ وَيُفْطِرُهُ فِي وَقْتِ الْفِطْرِ وَهَذَا لَا خِلَافَ فِي اسْتِحْبَابِهِ لِلْحَدِيثِ - (المجموع شرح المذهب: ج ٦، ص ٢٠٨)

ونص عليه في حرمة ، ودليله حديث سلمان السابق - وعن أنس قال : « كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل أن يصلى على رطبات فان لم يكن رطبات فتصيرات ، فان لم يكن تصيرات حسا حسوات من ماء » رواه أبو داود والترمذي ، وقال : حديث حسن ورواه الدارقطني ، وقال : اسناده صحيح ، وقال الروياني يفطر على تمر ، فان لم يجد فعلى حلوة ، فان لم يجد فعلى الماء وقال انقاضي حسين : الأولى في زماننا أن يفطر على ما يأخذه بكفه من النهر ليكون أبعد عن الشبهة ، وهذا أنذى قالاه شاذ ، والصواب ما سبق كما صرح به الحديث الصحيح فانه صلى الله عليه وسلم قدم التمر ونقل منه الى الماء بلا واسطة .

( قسوع ) ذكر صاحب البيان أنه يكره للصائم إذا أراد أن يشرب أن يتمضمض ويصحه ، وكان هذا نسيبه بكرة السواك للصائم بعد الزوال ، فانه يكره لكونه يزيل الخوف .

( الثانية ) قال المصنف وسائر الأصحاب : يستحب أن يدعو عند افطاره : اللهم لك صمت ، وعلى رزقك افطرت . وفي سنن أبي داود والنسائي عن ابن عمر « كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال : ذهب انظماً وأبتلت العسوق وثبت الأجر ان شاء الله تعالى » . وفي كتاب ابن ماجه عن ابن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : « ان للصائم عند فطره دعوة ما ترد » وكان ابن عمر إذا أفطر يقول : « اللهم برحمتك التي وسعت كل شيء اغفر لي » .

( الثالثة ) يستحب أن يدعو الصائم ويفطره في وقت الفطر ، وهذا لا خلاف في استحبابه للحديث ، قال المتولي فان لم يقدر على صلاته ففطره على تمر أو شربة ماء أو لبن ، قال الماوردي : ان بعض الصحابة قال : « يا رسول الله ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يعطى الله تعالى هذا الثواب من فطر صائماً على تمر أو شربة ماء أو مزقة لبن » .

الطبعة الوحيدة الكاملة من:  
**كتاب المجموع**  
شرح المذهب للشيرازي

للإمام أبي زكريا يحيى الدين بن شرف النووي

الجزء السادس

متممة وعمل عليه واكمله بعد نقصانه

محمد نجيب المطيعي

وحقوق الطبع محفوظة له

مكتبة الأشتات  
جدة - المملكة العربية السعودية

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله ٤٢٨ هـ

شيخ الاسلام ابن تيمية نے شرح عمدۃ الفقہ، کتاب الصیام ص ۵۱۳ میں تمام دعائیں نقل کرنے کے بعد ان الفاظ میں استحباب کا باب قائم کیا ہے: ”وَيَسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَدْعُوَ عِنْدَ فِطْرِهِ“ - سب پہلے ”ذهب الظمأ“ والی روایت، پھر سنن ابوداؤد کی روایت ”اللهم لك صمت“، پھر اس کے دونوں شہادین عباس اور انسؓ کی روایات پھر الربیع بن خثیم کا اثر۔



۵۳۳ - وعن معاذ بن زهرة: أنه بلغه أن النبي ﷺ كان إذا أفطره قال: **«اللهم! لك صمت، وعلى رزقك أفطرت»** (۱). رواه أبو داود

۵۳۴ - وعن ابن عباس؛ قال: كان النبي ﷺ إذا أفطره قال: **«اللهم! لك صمتا، وعلى رزقك أفطرتنا؛ فتقبل منا؛ إنك أنت السميع العليم»** (۲). رواه الدارقطني.

قال القاضي: المستحب له أن يدعو عند إفطاره:

۵۳۵ - بما روى أنس بن مالك عن النبي ﷺ: أنه قال: **«إذا صام أحدكم، فقدم عشاؤه، فليذكر الله عز وجل، وليقل: اللهم! لك صمت، وعلى رزقك أفطرت، سبحانك وبحمدك، اللهم! تقبل منا؛ إنك أنت السميع العليم»** (۳).

/ (۱۸۵)، قلت: -- وفي سننه مروان بن سالم، فيه جهالة، وقال الحافظ: -- مقبول.  
قال الحافظ ابن مندويه: هذا حديث غريب... (تهذيب الكمال، ۲۷ / ۳۹۱)

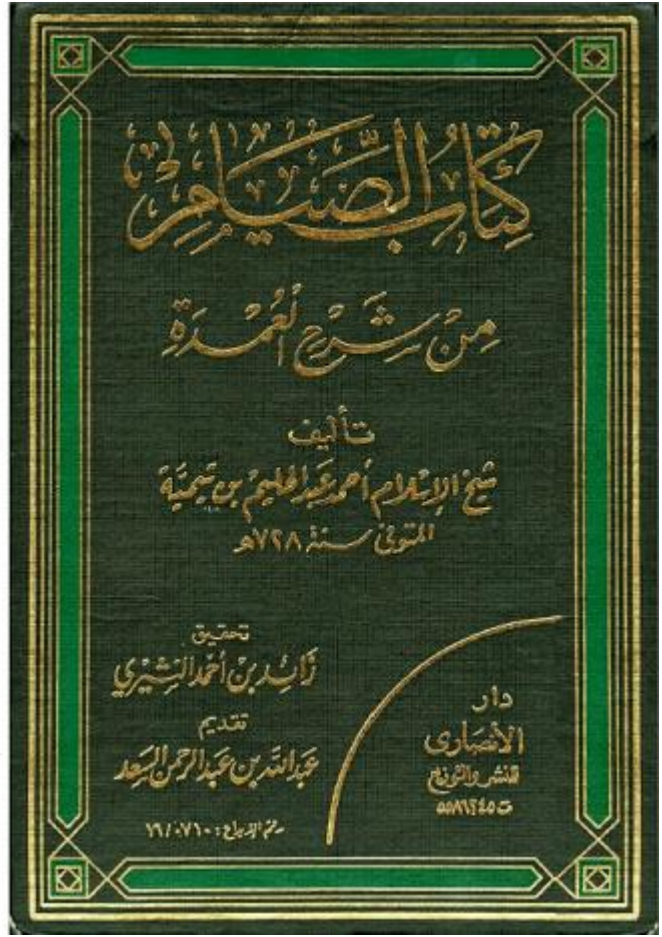
(۱) أخرجه: أبو داود في «السنن» (۱ / ۷۱۹) وفي «المراسيل» (ص ۱۲۴)، والبخاري في «تاريخه» (۱ / ۲۲۷)، وابن المبارك في «الزهد» (ص ۴۹۵)، وابن صاعد في «زيادته على الزهد» (ص ۴۹۲)، وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (ص ۱۶۹)، والبيهقي في «الكبرى» (۴ / ۲۳۹).

وقد وقع في سننه اضطراب.

والحديث مرسل ضعيف الإسناد.

(۲) أخرجه: الدارقطني (۲ / ۱۸۵)، وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (ص ۱۶۹) من طريق عبد الملك بن هارون بن عترة، عن أبيه، عن جده، عن ابن عباس... (مذكور).  
والحديث باطل بهذا الإسناد؛ فيه عبد الملك بن هارون: قال أبو حاتم: متروك الحديث، ذاعب الحديث...

(۳) أخرجه: الطبراني في «الدعاء» (۲ / ۱۲۲۹)، وفي «معجمه الصغير» (۲ / ۱۳۳ - ۱۳۴)، والشجري في «أماليه» (۱ / ۲۵۹)، وغيرهما.



حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ۷۵۱ھ

حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب زاد المعاد ج ۲، ص ۴۹ میں ”فصل في هديه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في الفطر“ کے بام سے پورا باب قائم کر کے اس میں یہ روایت نقل کی ہے۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ابن قیم نے اس روایت کی تضعیف کی ہے، حالانکہ انہوں نے ابوداؤد کی روایت پر کوئی جرح نہیں کی بلکہ دوسری روایت کی تضعیف کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”وَيُذَكَّرُ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ «كَانَ يَقُولُ عِنْدَ فِطْرِهِ: «اللَّهُمَّ لَكَ صُؤْمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ، فَتَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»- وَلَا يَتَّبِثُ- وَرَوَى عَنْهُ أَيضًا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ صُؤْمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ»- ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ- وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ «كَانَ يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ: (ذَهَبَ الظَّمَأُ)»- (زاد المعاد: ج ۲، ص ۴۹)

وَيَذْكُرُ عَنْهُ **عَنْ** أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ فِطْرِهِ: «اللَّهُمَّ لَكَ سُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَنْفَرْتُ، فَتَقَبَّلْ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» **عَنْ** وَلَا يَبْتَ.

وروي عنه أيضاً، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ سُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَنْفَرْتُ». ذكره أبو داود عن معاذ بن زهرة، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّهُ الَّذِي **عَنْ** كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ **عَنْ**.

وروي عنه، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا أَفْطَرَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ، وَبَيَّتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى» ذكره أبو داود من حديث الحسين بن واقد، عن مروان بن سالم الملقب، عن ابن عمر **عَنْ**.

وَيَذْكُرُ عَنْهُ **عَنْ** إِنْ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةٌ مَا تُرَدُّ. رواه ابن ماجه **عَنْ**.

عبد السزاق (۷۵۸۱) وأحمد ۱۷/۴ و ۱۸ و ۲۱۳، ۲۱۴، وأبو داود (۲۳۵۵) والترمذي (۶۹۴) وابن ماجه (۱۶۹۹) من حديث سلمان بن عامر الضبي، عن النبي **عَنْ** قال: من وجد السر، فليطهر عليه، ومن لم يجد السر، فليطهر على الماء، فإن الماء طهور؛ وصححه ابن خزيمة (۲۰۶۷) وابن حبان (۸۹۳) والحاكم ۴۳۱/۱، ۴۳۲، ووافقه الذهبي. ويحمل الأمر في هذا الحديث على الاستحباب، ويشد ابن حزم. فأرجب الفطر على السر، وإلا فعلى الماء.

(۱) رواه ابن السني في «عمل اليوم والليلة» (۴۸۱) وفي سننه عبد الملك بن هارون بن عترة وضعفه أحمد والدارقطني، وقال يحيى: كذاب، وقال أبو حاتم: متروك ذاهب الحديث، وقال ابن حبان: يلعغ الحديث.

(۲) أخرجه أبو داود (۲۳۵۸) وابن السني (۲۷۳) ومعاذ بن زهرة تابعي لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مرسل.

(۳) أخرجه أبو داود (۲۳۵۷)، والدارقطني ۱۸۵/۲، والحاكم ۴۲۲/۱ وابن السني (۴۷۹) ومروان بن سالم الملقب وثقه ابن حبان وحسن حديثه الدارقطني وابن حجر، ويأتي رجاله ثقات؛ وقول الحاكم قد احتج البخاري بمروان وهم منه، لأن مروان الذي احتج به البخاري غير مروان هذا.

(۴) أخرجه ابن ماجه (۱۷۵۳) في الصيام: باب في الصائم لا ترد دعوته من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص، وفي سننه إسحاق بن عبد الله ذكره ابن حبان في «الثقات»، ويأتي رجاله على شرط البخاري، ويشهد له حديث أنس عند الصيام.

صدر میں مٹھی چیز کو طبیعت زیادہ قبول کرتی ہے اور اس سے کافی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً بھارت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور بڑی کی مٹھی کھجور ہی ان کے ہاں تھرا بھی ہے، خشک اور تر کھجور ان کے ہاں پھل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اور پانی کا معاملہ یوں ہے کہ روزے کے باعث جگر میں خشکی ہوجاتی ہے اور جب پانی سے اس کو مرطوب کیا جائے گا تو اس کے بعد غذا سے اس کا فائدہ مکمل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کھجور کے پائے کو چاہیے کہ کھانے سے قبل تھوڑا سا پانی پی لے۔ پھر اس کے بعد کھانا کھائے۔ اس کے علاوہ پانی اور کھجور میں اصلاح قلب کے لئے کافی مفید ہوتے ہیں۔ جنہیں ماہرین قلب جانتے ہیں۔

افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنی چاہیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز

کیا کرتے تھے۔ اور اگر تر کھجوریں مل جاتیں تو ان سے افطار فرماتے اگر زمینیں تو خشک کھجوروں سے افطار کر لیتے۔ اگر وہ بھی نہ ملتی تو پانی کے چند گھونٹوں سے ہی افطار کر لیا کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت فتقبل منا ذنوبنا أنت السميع العليم  
یعنی: اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا پس اسے ہماری طرف سے قبول فرما سبے شک تو ہی سننے والا جانتے والا ہے  
یہ دعا آپ سے یہ دعا بھی مروی ہے کہ آپ پڑھا کرتے: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت۔

یعنی اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کیا اور اللہ کو اللہ نے حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا پڑھا کرتے تھے اور مروی ہے کہ جب آپ افطار کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے تھے ذہب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله تعالى۔

# زاد المعاد

فی ہدی خیر العباد

ابن قیم جوزینہ  
الإمام الحنبلي الفقيه حنبلي في عمادته محمد بن أبي بكر الرعي المديني  
(۶۹۱-۷۵۱ھ)

مَنْ نَصَّرْتَهُ، وَرَفَعْتَهُ، وَرَفَعْتَهُ عَلَيْهِ  
شَعْبَةُ الأَرْنَؤُوطِ عَبْدُ القَادِرِ الأَرْنَؤُوطِ

أجزاء الثاني

مؤسسة الرسالة

www.KitaboSunnat.com

سیرت نبوی پر معرکہ الآرا کتاب

# زاد المعاد

اول: ان حضرت علیہ السلام کے بعد قرآن، نبوت، جہاد، اسلام و سنت صحابہ اور اہل زہد کی عبادت و عبادت، معاملات اور طرز زندگی، عقائد سے روزانہ مشورے سے سوک کھجوروں سے ماہرین فرماتے تھے۔  
دوم: یہ خبر شمس نے حضرت ابو عالم علیہ السلام کے ہونے کے نزول و عبادت، معاملات اور طرز زندگی سے ہے کہ اس وقت ہمارا ان وقت یہ خبر عبادت و عبادت و عبادت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ ہم جنت و روزہ و سالیانہ تقویہ پر

www.KitaboSunnat.com

علامہ حافظ ابن قیم

نفس اکیڑوی - کراچی



امام ابن کثیر نے الشیرازی کی کتاب التنبیہ کی تخریج کی اور اس میں ان کی عبارت ”ویستحب أن يدعو على الإفطار بدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم "اللهم لك صمت" کی تخریج میں یہ روایت بیان کی ہے: ”عن أبي زهرة: مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ"، رواه أبو داود هكذا، وهو مُرْسَلٌ۔“

وروى الدارقطني من حديث ابن عباس نحوه، ولا يصحُّ سندهُ“۔ (إرشاد الفقيه إلى معرفة أدلة التنبیہ: ج ۱، ص ۲۸۹)

امام ابن کثیر نے اس کتاب کے مقدمہ میں اپنے منہج کی یوں وضاحت فرمایا ہے: ”وشرطت فيه أي أذكر دليل المسألة من حديث أو أثر يُحتجُّ به، وأعزو ذلك إلى الكُتُبِ السَّيِّئَةِ، كالْبُخَارِيِّ، ومُسلم، وأبي داود، والنَّسَائِيِّ، والتِّرْمِذِيِّ، وابن ماجة، أو غيرها، فإن كان الحديث في الصحيحين، أو أحدهما، اكتفيتُ بعزوه إليهما، أو إلى أحدهما، وإلا ذكرتُ مَنْ رواه من أهل الكُتُبِ المشهورة، وبيّنتُ صحته من سقمه، ولستُ أذكر جميع ما ورد في المسألة من الأحاديث خشية الإطالة، بل إن كان الحديث أو الأثر وافيًا بالدلالة على المسألة، اكتفيتُ به، عمّا عداه، وإلا عطفتُ عليه ما يُقوي سندهُ أو معناه“۔ اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ وہ ان کے نزدیک یہ روایت قابل احتجاج ہے۔

تسرى، فإن لم يجد، فليُفطر على ماء، فإنه طهورٌ<sup>(۳۳)</sup>، رواه أحمد، وأهل السنن، وصححه الترمذي، وأبو حاتم الرازي، والحاكم، وقال: على شرط البخاري.

عن أبي زهرة: مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ"<sup>(۳۳)</sup>، رواه أبو داود هكذا، وهو مُرْسَلٌ.

وروى الدارقطني من حديث ابن عباس نحوه، ولا يصحُّ سندهُ.

عن ابن عمر: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ"<sup>(۳۳)</sup>، رواه أبو داود، قال: زَوَيْ مَوْقُوفًا.

عن عائشة قالت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "تَحْرَوُا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ"<sup>(۳۳)</sup>، كَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

والبخاري: وفي الوتر من العشر الآخِرِ<sup>(۳۳)</sup>.

عن أبي سعيد في حديثه، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَقَدْ رَأَيْتُ أُسْجِدُ فِي مَاءٍ وَعَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَابْصُرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى خَبْثَةِ آثَرِ الْمَاءِ وَالْعَطِينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعَشْرِينَ"<sup>(۳۳)</sup>، أَخْرَجَاهُ.

وعن عبد الله بن أنس: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُتَيْتُهَا، وَإِنِّي فِي صَبِيحَتِهَا أُسْجِدُ فِي مَاءٍ وَعَطِينٍ، فَمُطِرْنَا فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَانصرفتُ وَإِنَّ آثَرَ الْمَاءِ وَالْعَطِينِ فِي خَبْثَةِ وَأَنْفِهِ"<sup>(۳۳)</sup>، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۶۵) رواه احمد (الفتح الرباني ۸/۱) و ابو داود (۵۵۰/۱) والنسائي في «الكبرى» (۳۳۱۴) و (۳۳۱۵) و (۳۳۱۶) و (۳۳۱۹) و (۳۳۲۰) و (۳۳۲۱) و (۳۳۲۲) و (۳۳۲۳) و الترمذي (۱۰۱/۲) والحاكم (۴۳۱-۴۳۲).

(۶۶) رواه ابو داود (۵۵۱/۱) والدارقطني (۱۸۵/۲).

(۶۷) رواه ابو داود (۳۲۰/۱).

(۶۸) رواه مسلم (۱۷۰/۳).

(۶۹) رواه البخاري (۱۳۴/۱).

(۷۰) رواه البخاري (۱۳۵/۱)، مسلم (۱۷۱/۳).

(۷۱) رواه مسلم (۱۷۲/۳).

## إرشاد الفقيه إلى معرفة أدلة التنبیہ

تأليف  
الإمام الحافظ المفسر الفقيه إسماعيل بن كثير الدمشقي

تحقيق  
بجهد يوسف حمد أبو الطيب

لغة الدوحة

مؤسسة الرسالة



ابن ملقن نے اپنی کتاب بدر المنیر ج ۵، ص ۷۱۰ میں ”اللَّهُمَّ لَكَ صَمْتُ“ والی روایت کی تخریج میں ابن عباسؓ کی متصل روایت کا ضعف بیان کرتے ہوئے ابوداؤد والی روایت کو مرسل حسن قرار دیا ہے۔ اسی طرح مختصر بدر المنیر رقم ۱۱۲۶ میں بھی اس کو مرسل حسن قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۔ الحديث الثاني بعد الأربعين

عن معاذ<sup>(۱)</sup> كان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال: اللهم لك صمت  
وعلى رزقك أفطرت<sup>(۲)</sup>.

هذا الحديث رواه أبو داود في سننه<sup>(۳)</sup> بهذا اللفظ عن مسدد: نا هشيم عن حصين، عن معاذ بن زهرة<sup>(۴)</sup> أنه بلغه: «أن النبي ﷺ كان إذا أفطر قال...» وذكره.

وهذا إسناده حسن لكنه مرسل<sup>(۵)</sup>، معاذ بن زهرة لم يدرك النبي ﷺ.

(۱) في (م): زيادة «رضي الله عنه». قال الحافظ في «التلخيص» (۲/۲۱۴): «إطلاق المصنف قوله: عن معاذ يوهم أنه ابن جبل وليس كذلك».

(۲) «فتح العزيز» (۶/۴۲۵)، استدلل به الرافعي على استحباب قول ذلك عند الإفطار.

(۳) (۲/۷۶۵)، كتاب الصوم، باب: القول عند الإفطار، ح (۲۳۵۸).

(۴) ويقال: أبو زهرة، مقبول من الثالثة، أرسل حديثاً فوهم من ذكره في الصحابة، روى له (د). «التقريب» (۵۳۶).

(۵) قلت: ومع إرساله فإن معاذ بن زهرة لم يوثقه غير ابن حبان، ولم يرو عنه سوى حصين هذا، وقد ضعف إسناده الألباني في «الإرواء» (۴/۳۸).

## الْبَدْرِ الْمُنِيرُ

فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الشَّرْحِ الْكَبِيرِ

لِلْإِمَامِ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ الْأَنْصَارِيِّ الشَّافِعِيِّ  
الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْمُكَلَّمِ  
(۷۲۳ - ۸۰۴هـ)

تحقيق

د. حسين بن شريف العبدلي الفيضي

الجزء الرابع عشر

باب لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول إلى «كتاب الصيام»  
حديث (۹۰۴ - ۱۰۱۷)

بَابُ الْعَنْتَاةِ  
لِلشَّيْخِ ابْنِ الْمَلِكِ

شيخ الاسلام زكريا انصاري رحمہ اللہ ۹۲۶ھ

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے مشہور شاگرد ہیں اور حافظ حدیث ہیں۔ آج کل اکثر کتب احادیث کی حافظ ابن حجر عسقلانی سے متصل مشہور عالی سند انہی کے ذریعے سے ہے۔ انہوں نے امام نووی کی کتاب منہاج الطالبین کو منہج الطلاب فی فقہ الإمام الشافعی کے نام سے اختصار کیا ہے پھر خود ہی اس کی شرح فتح الوہاب بشرح منہج الطلاب کے نام سے لکھی جس میں روزہ سے متعلق سنتوں میں اس دعا کا ذکر کیا ہے: ”وسن تسحر وتأخیره وتعجيل فطر - ويقول عقب فطره: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت“۔ (منہج الطلاب فی فقہ الإمام الشافعی: ج ۱، ص ۴۰)

الثلاثين من شعبان إذا تحدث الناس برويته أو شهد بها عدد يرد وسن تسحر وتأخيره وتعجيله فطر إن تيقن وفطر بتمر فماء وترك فحش وشهوة ونحو حجم وذوق وعلك وأن يختل عن حدث أكبر ليلاً ويقول عقب فطره اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت ويكثر في رمضان صدقة وتلاوة واعتكافاً لا سيما العشر الأخير.

فصل: شرط وجوبه إسلام وتكليف وإطاعة وبيع تركه لمرض يضر معه صوم وسفر قصر لا إن طراً أو زال ويجب قضاء ما فات ولو بعد لا يكفر أصلي وصبا وجنون في غير ردة وسكر كما لو بلغ صائماً ويجب إتمامه أو مفطراً أو أفقاً<sup>(۱)</sup> أو أسلم<sup>(۲)</sup> ومن لهم ولمرض ولمسافر زال عندهما مفطرين إمساك في رمضان ويلزم من أخطأ بفطره.

فصل: من فاته صوم واجب فمات قبل تمكنه من قضائه فلا تدارك ولا إثم إن فات بعذر<sup>(۳)</sup> أو بعده أخرج من تركته لكل يوم مدمن جنس فطرة أو صام عنه قريه مطلقاً أو أجنبي ياذن لا من مات وعليه صلاة أو اعتكاف ويجب المد فلا قضاء على من أفطر لعذر لا يرجع زواله ويقضاه على غير متحيز وأفطر لإنفاذ آدمي مشرف<sup>(۴)</sup> على هلاك أو لخوف ذات ولد عليه كمن أخر قضاء رمضان مع تمكنه حتى دخل آخر ويكرر بتكر السنين فلو أخر القضاء المذكور فمات أخرج من تركته لكل يوم مدان إن لم يصم عنه والمصرف<sup>(۵)</sup> فقير ومسكين وله صرف أمداد لواحد ويجب مع قضاء كفارة على وإطعمه بإفساد صومه يوماً من رمضان بوطء ثم به للصوم ولا شبهة فلا تجب على موطوء ونحو ناس ومفسد<sup>(۶)</sup> غير صوم أو صوم غيره أو صومه في غير رمضان أو بغير وطء ومن ظن ليلاً أو شك فيه فإن نهاراً أو أكل ناسياً وظن أنه أفطر به ثم وطئ ومسافر وطئ زناً أو لم يوتر تخصاً وتكرر بتكر الإفساد وحدث سفر أو مرض بعد وطء لا يسقطها.

- (۱) أفق: أي المجنون.
- (۲) وأسلم: أي الكافر.
- (۳) بعذر: كمرض استمر إلى الموت، فإن فات بلا عذر أثم ويجب تداركه.
- (۴) مشرف على هلاك: يفرق أو غيره، ولم يمكن تخليه إلا بفطر.
- (۵) والمعروف فقير ومسكين: أي مصرف الإمداد، لأن المسكين ذكر في بآية والخير، والمفقر أسوأ حالاً منه، ولا يجب الجمع بينهما.
- (۶) مفسد غير صوم: كعلاوة.

# مَبْهِجُ الطَّلَابِ

فِي فِقْهِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تأليف

شَيْخُ الْإِسْلَامِ زَكَرِيَّا بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا  
الْأَنْصَارِيِّ الْمِصْرِيِّ الشَّافِعِيِّ  
المتوفى ٩٢٢ هـ

وَبَشَّحَ حَوَاشِيَهُ

الشَّيْخُ سَيِّدُ الْإِسْلَامِ زَكَرِيَّا بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنِيَّةَ

مستورات

مجمع الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

اسی طرح اس کی شرح میں فرمایا ہے: ”وَأَنَّ يَقُولُ عَقِبَ“ هُوَ أَوْلَى مِنْ قَوْلِهِ عِنْدَ ”فِطْرِهِ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“ لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَأْتِنَا حَسَنٍ لَكِنَّهُ مُرْسَلٌ“۔ (فتح الوهاب بشرح منہج الطلاب: ج ۱، ص ۱۳۲)

یعنی ان نے نزدیک اس روایت کی سند مرسل حسن ہے اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔



# فتح الوهاب بشرح منہج الطلاب

تأليف

شيخ الإسلام أبي يحيى زكريا الأنصاري  
(٨٧٥ - ٩٢٥)

وقى المشرق

١ - منہج الطلاب للعلامة  
٢ - الرسائل العلمية في المسائل الفقهية للشيخ  
سيد مصطفى القاسمي

مجمع الكتب العلمية



امام شوکانی نے نیل الاوطار ج ۴، ص ۲۶۲ میں اس سے دلیل پکڑتے ہوئے لکھا ہے: ”وَحَدِيثُ مُعَاذٍ مُرْسَلٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالِدَارِقُطِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ - وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالِدَارِقُطِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَبْرُهُمْ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، وَزَادَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ» قَالَ الدَّارِقُطِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ - وَعِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ عَنِ أَنَسٍ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ لَكَ صُمتٌ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ» وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ لِأَنَّهُ فِيهِ دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرَانَ وَهُوَ مَثْرُوكٌ - وَإِلَابِنِ مَاجَهَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: «إِنَّ لِلصَّائِمِ دَعْوَةً لَا تُرَدُّ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَفْطَرَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي - وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ يُشْرَعُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَدْعُوَ عِنْدَ إِفْطَارِهِ بِمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ“ - (نیل الاوطار: ج ۴، ص ۲۶۱-۲۶۲)

ان تمام ائمہ کرام کے اقوال کے بعد یہ بات کہنا ضروری ہے کہ اس دعا سے متعلق جو بھی کلام کیا گیا ہے، مثلاً یہ روایت مرسل ہے، اس لئے کہ حضرت معاذ تابعی ہیں اور انھوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، اور اس کے دوسرے مرفوع شواہد ضعیف ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب انکشافات کوئی نئے نہیں ہیں جو ان ائمہ کرام پر مخفی تھے اور آج کے علماء پر واضح ہو گئے ہیں بلکہ ان سب باتوں سے یہ تمام ائمہ کرام بھی واقف تھے۔ اس کے باوجود بھی سب اس دعا کے استحباب کے قائل ہیں۔ اس پر مزید دلائل کے لئے ہر دور کے علماء اور فقہاء کی کتب کے حوالے پیش خدمت ہیں جن میں ”اللہم لک صمت“ کے استحباب کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۶۷۱ - ( وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رَطَابٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رَطَابًا فَتَمْرَاتٍ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمْرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ) .

۱۶۷۲ - ( وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ » رَوَاهُ الْحَسَنُ إِلَّا النَّسَائِيُّ ) .

۱۶۷۳ - ( وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ نَبَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : « اللَّهُمَّ لَكَ صُمتٌ ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ) .

حدیث انس حسنہ الترمذی . وقال أبو بكر البرزالي : لا يعلم رواه عن ثابت عن أنس إلا جعفر بن سليمان ، وقال أيضاً : رواه الشيطي فأثكروا عليه وضعف حديثه . وقال ابن عدي : تفرد به جعفر عن ثابت . والحدیث مشهور بعد الرزاق ، تابعه عمار بن هرون وسعيد بن سليمان الشيطي . قال الحافظ : وأخرج أبو يعلى عن إبراهيم بن الحجاج عن عبد الواحد بن ثابت عن أنس قال : « كان رسول الله ﷺ يحب أن يفطر على ثلاث تمرات أو شيء لم تصبه النار » وعبد الواحد قال البخاري : منكر الحديث . وروى الطبراني في الأوسط من طريق يحيى بن أيوب عن حميد عن أنس : « كان رسول الله ﷺ إذا كان صائماً لم يصل حتى يأتيه برطب وماء فأكل ويشرب ، وإذا لم يكن رطب لم يصل حتى يأتيه تمر وماء » وقال : تفرد به مسكين بن عبد الرحمن عن يحيى بن أيوب وعنه زكريا بن عمر . وأخرج أيضاً الترمذی والحاکم وصححه عن أنس مرفوعاً : « من وجد تمر فليفطر عليه ، ومن لم يجد تمر فليفطر على الماء فإنه طهور » وحديث سليمان بن عامر أخرجه أيضاً ابن حبان والحاکم وصححاه ، وصححه أبو حاتم الرازي . وروى ابن عدي عن عمران بن حصين تبعناه ، وإسناده ضعيف . وحديث معاذ مرسل لأنه لم يدرك النبي ﷺ . وقد رواه الطبراني في الكبير والدارقطني من حديث ابن عباس بسند ضعيف . ورواه أبو داود والنسائي والدارقطني والحاکم وغيرهم من حديث ابن عمر ، وزاد : ذهب

## نیل الاوطار

شرح

منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأختيار

تأليف

الإمام محمد بن علي بن محمد الشوكاني

الترقيہ ۱۲۵۰ھ

تبع الامارہ وعلقت علیہ

عصام الدين الصبائيني

الجزء الرابع

دار الفکر

القاهرة

(۱۶۷۱) أبو داود (ج ۲ / ۲۳۵۹) ، والترمذی (ج ۳ / ۶۹۶) ، وأحمد (ج ۳ ص ۱۶۶) .

(۱۶۷۲) أبو داود (ج ۲ / ۱۳۵۵) ، والترمذی (ج ۳ / ۶۹۵) ، وابن ماجه (ج ۱ / ۱۶۹۹) ، وأحمد (ج ۳ ص ۱۷) .

(۱۶۷۳) أبو داود (ج ۲ / ۲۳۵۸) .

# نیل الاوطار

شرح

منتقى الأخبار من أحاديث سيّد الأختيار

تأليف

الإمام محمد بن علي بن محمد السوكاني

الطبرستان ١٢٥٥ هـ

ترجمہ اعدادیہ رعنائیہ علیہ

عصام الدین الصبّا بطنی

الجزء الرابع

دار الفکر

القاهرة

الظماً وابنت العروق وثبت الأجر إن شاء الله « قال الدارقطني : إسناده حسن . وعند الطبراني عن أنس قال : « كان النبي ﷺ إذا أفطر قال : بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت » وإسناده ضعيف لأنه فيه داود بن الزبير قال وهو متروك . ولابن ماجه عن عبد الله بن عمرو مرفوعاً : « إن للصائم دعوة لا ترد » وكان ابن عمر إذا أفطر يقول : اللهم إني أسألك برحمتك التي وسعت كل شيء أن تغفر لي ذنوبي . وحدثنا أنس وسليمان يدلان على مشروعية الإفطار بالتمر ، فإن عدم قيامه ولكن حديث أنس فيه دليل على أن الرطب من التمر أول من اليابس فيقدم عليه إن وجد ، وإنما شرع الإفطار بالتمر لأنه حلو ، وكل حلو يقوي البصر الذي يضعف بالصوم ، وهذا أحسن ما قيل في المناسبة وبيان وجه الحكمة . وقيل : لأن الحلو لا يوافق الإيمان ويرق القلب ، وإذا كانت العلة كونه حلواً ، والحلو له ذلك التأثير فيلحق به الحلويات كلها ، أما ما كان أشد منه حلاوة فيفحوى الخطاب ، وما كان مساوياً له فيلحنه . وحدث معاذ بن ذهبة فيه دليل على أنه بشرع للصائم أن يدعو عند إفطاره بما اشتمل عليه من الدعاء ، وكذلك سائر ما ذكرناه في الباب قوله : ( حسا حسوات ) أي شرب شربات ، والحسوة : المرة الواحدة .

١٦٧٤ - ( وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ « لَا تَزَالُ أُمَّتِي يَخْبِرُ مَا أَخْبَرُوا السُّحُورَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ » زَوَاهُ أَخْمَدُ . )

١٦٧٥ - ( وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « تَسْحَرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً ، زَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ . )

١٦٧٦ - ( وَعَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِنَّ فَضْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَرُ السُّحْرِ » زَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَابْنَ مَاجَةَ . )

حديث أبي ذرّ في إسناده سليمان بن أبي عثمان ، قال أبو حاتم : مجهول . وفي الباب عن أبي ليل الأنصاري عند النسائي وأبي عوانة في صحيحه بنحو حديث أنس . وعن ابن مسعود عند النسائي والبراء بنحوه أيضاً . وعن أبي هريرة عند النسائي بنحوه أيضاً . وعن

( ١٦٧٤ ) أحمد ( ج ٥ ص ١٤٧ ) .

( ١٦٧٥ ) البخاري ( ج ٤ / ١٩٢٢ ) ، ومسلم ( ج ٢ - صيام / ٤٥ ) ، والترمذي ( ج ٣ / ٧٠٨ ) ، والنسائي ( ج ٤ ص ١٤١ ) ، وابن ماجه ( ج ١ / ١٦٦٢ ) ، وأحمد ( ج ٣ ص ٩٩ ) .

( ١٦٧٦ ) مسلم ( ج ٢ - صيام / ٤٦ ) ، وأبو داود ( ج ٢ / ٢٢٤٢ ) ، والترمذي ( ج ٣ / ٧٠٩ ) ، والنسائي ( ج ٤ ص ١٤٦ ) ، وأحمد ( ج ٤ ص ١٤٧ ) .

- ٢٦٢ -

## جنبلی علماء کرام سے استحباب کا ثبوت

مشہور کتب حنابلہ کے حوالے ذیل میں درج ہیں جن میں اس دعا کا استحباب بیان کیا گیا ہے:

- ۱۔ القاضي محمد أبو یعلیٰ ابن الفراء الحنبلیؒ ۴۵۸ھ: (ان سے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے شرح عمدہ، کتاب الصیام ج ۱، ص ۵۱۳ میں استحباب نقل کیا ہے۔)
- ۲۔ حافظ ابن الجوزیؒ ۵۹۷ھ: (التبصرہ: ج ۲، ص ۷۵)
- ۳۔ أبو الخطاب الکلوزانیؒ ۵۱۰ھ: (الهدایة علی مذہب الإمام أحمد: ج ۱، ص ۱۶۱)
- ۴۔ شیخ عبد القادر جیلانیؒ ۵۶۱ھ: (الغنیة لطالین: ج ۱، ص ۱۰)
- ۵۔ یوسف بن عبد الرحمنؒ ۶۵۶ھ (یہ ابن الجوزیؒ کے بیٹے ہیں): (المذہب الاحمدی مذہب الامام احمد: ص ۵۴)
- ۶۔ شمس الدین ابن قدایة المقدسیؒ ۶۸۲ھ: (الشرح الکبیر علی متن المتقن: ج ۳، ص ۷۸-۷۶)
- ۷۔ علی بن سلیمان المرادوی الحنبلیؒ ۸۸۵ھ: (الانصاف فی معرفة الرائج من الخلاف: ج ۳، ص ۳۳۲)
- ۸۔ مرعی بن یوسف الکریمی المقدسی الحنبلیؒ ۱۰۳۳ھ: (دلیل الطالب لنیل المطالب: ج ۱، ص ۹۳)
- ۹۔ عبد القادر التغلبی الشیبانیؒ ۱۱۳۵ھ: (نیل المآرب بشرح دلیل الطالب: ج ۱، ص ۷۵-۷۲)



١٠- مصطفى الرحيباني الدمشقي الحنبلي ١٢٣٣هـ: (مطالب أولى النهي في شرح غاية المنتهى: ج ٢، ص ٢٠٤)

١١- ابن ضويان، إبراهيم بن محمد بن سالم ١٣٥٣هـ: (منار السبيل شرح الدليل: ج ١، ص ٢٢١)

٥٣٣ - وعن معاذ بن زهرة: أنه بلغه أن النبي ﷺ كان إذا أفطره قال: **«اللهم! لك صمت، وعلى رزقك أفطرت»**<sup>(١)</sup>. رواه أبو داود

٥٣٤ - وعن ابن عباس؛ قال: كان النبي ﷺ إذا أفطره قال: **«اللهم! لك صمتا، وعلى رزقك أفطرتنا؛ فتقبل منا؛ إنك أنت السميع العليم»**<sup>(٢)</sup>. رواه الدارقطني.

قال القاضي: المستحب له أن يدعو عند إفطاره:

٥٣٥ - بما روى أنس بن مالك عن النبي ﷺ: أنه قال: **«إذا صام أحدكم، فقدم عشائه؛ فليذكر الله عز وجل، وليقل: اللهم! لك صمت، وعلى رزقك أفطرت، سبحانك وبحمدك، اللهم! تقبل منا؛ إنك أنت السميع العليم»**<sup>(٣)</sup>.

/ (١٨٥)، قلت: - وفي سننه مروان بن سالم - فيه جهالة - وقال الحافظ - مقبول - قال الحافظ ابن مندويه: هذا حديث غريب - ... - «تهذيب الكمال» (٢٧ / ٢٩١)

(١) أخرجه: أبو داود في «السنن» (١ / ٧١٩) وفي «المراسيل» (ص ١٢٤)، والخازني في «تاريخه» (١ / ٢٢٧)، وابن المبارك في «الزهد» (ص ٤٩٥)، وابن ساعد في «زيادته على الزهد» (ص ٤٩٢)، وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (ص ١٦٩)، والبيهقي في «الكبرى» (٤ / ٢٣٩).

وقد وقع في سننه اضطراب.

والحديث مرسل ضعيف الإسناد.

(٢) أخرجه: الدارقطني (٢ / ١٨٥)، وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (ص ١٦٩) من طريق عبد الملك بن هارون بن عترة، عن أبيه، عن جده، عن ابن عباس... (مذكوره).

والحديث باطل بهذا الإسناد؛ فيه عبد الملك بن هارون: قال أبو حاتم: متروك الحديث، ذاهب الحديث...

(٣) أخرجه: الطبراني في «الدعاء» (٢ / ١٢٢٩)، وفي «معجمه الصغير» (٢ / ١٣٣ - ١٣٤)، والشجري في «أماله» (١ / ٢٥٩)، وغيرهما.

٥١٣

### فصل

ويستحب تعجيل الإفطار وتأخير السحور، وأن يفطر على التمر فإن لم يجد فعلى الماء. وأن يقول عند فطره:

**اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك اللهم وبحمدك. اللهم تقبل مني إنك أنت السميع العليم.**

ويستحب التابع في قضاء رمضان ولا يجب.

### فصل

ولا يجوز تأخير قضاء رمضان إلى رمضان آخر من غير عذر، فإن فعل فعليه القضاء وإطعام مسكين لكل يوم، وإن أخره لعذر فلا شيء عليه وإن مات. وإن أخره لغير عذر فمات قبل رمضان آخر أطعمه عنه لكل يوم مسكيناً وإن مات بعد أن أدركه رمضان آخر فهل يطعم (عنه) كل يوم مسكيناً أو اثنان؟ على وجهين، وإن مات وعليه صوم أو حج أو اعتكاف مندور فَعَلَهُ عنه ووليه<sup>(١)</sup>، وإن<sup>(٢)</sup> كانت عليه صلاة مندورة فعلى روايتين.

### باب صوم التطوع

وأفضله صيام داود عليه السلام كان يصوم يوماً ويفطر يوماً.

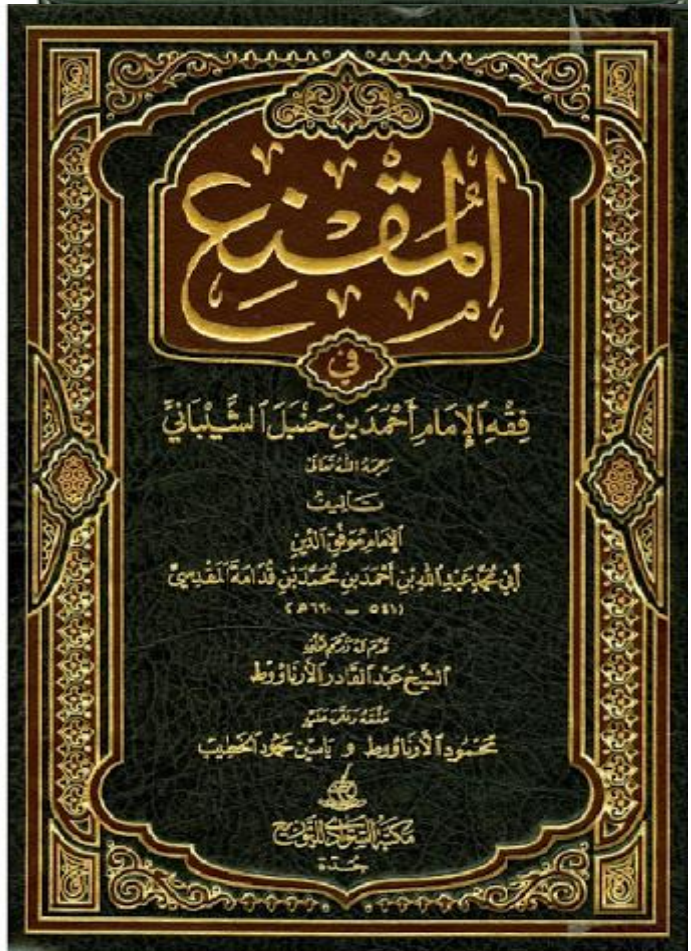
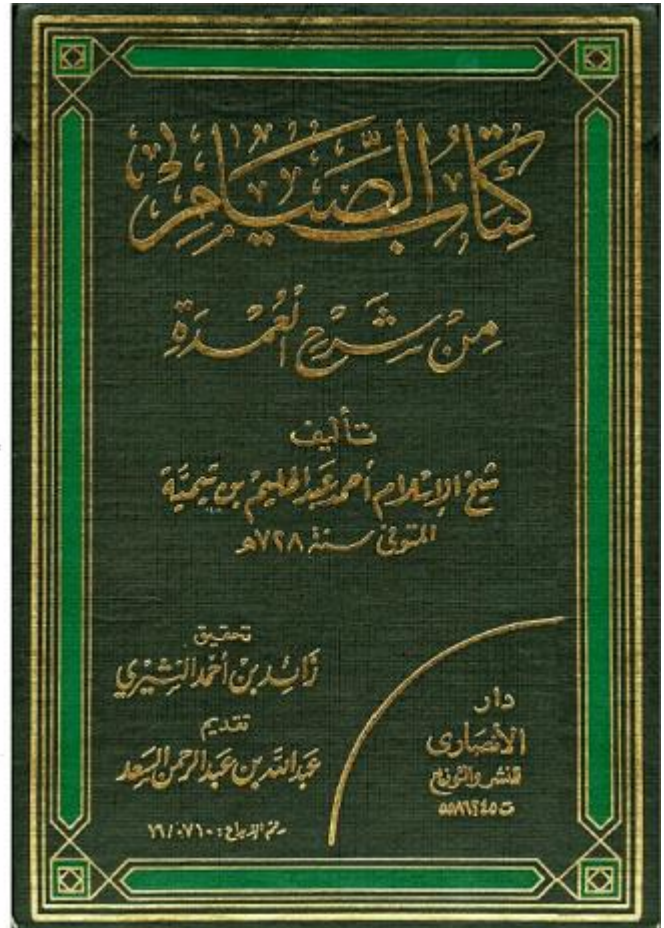
ويستحب صيام أيام البيض من كل شهر، وصوم الاثنين والخميس، ومن صام شهر رمضان وأتبعه بست من شوال فكأنما صام الدهر. وصيام يوم عاشوراء كفارة سنة، ويوم عرفة كفارة سنتين، ولا يستحب لمن كان

(١) ما بين قوسين زيادة عن «م».

(٢) في «م»: لكل.

(٣) عبارة: وإن مات وعليه... ووليه كذا في «ش»، «ط» وفي «م»: وإن مات وعليه صوم مندور أو حج أو اعتكاف فَعَلَهُ عنه ووليه.

(٤) في «م»: وتسن.









## شافعي علماء كرام سے استنباط کا ثبوت

مشہور کتب شافعیہ کے حوالے درج ذیل یہ ہیں جن میں اس دعا کا استنباط بیان کیا گیا ہے:

- ۱۔ أبو اسحاق الشیرازی ۴۷۶ھ: (المہذب فی فقہ الإمام الشافعی: ج ۲، ص ۶۲۳)
- ۲۔ أبو اسحاق الشیرازی ۴۷۶ھ: (التنسیب فی الفقہ الشافعی: ج ۱، ص ۶۷)
- ۳۔ الرویانی ۵۰۲ھ: (بحر المذہب فی فروع المذہب الشافعی: ج ۳، ص ۲۷۱)
- ۴۔ ابو حامد الغزالی ۵۰۵ھ: (الوسیط فی المذہب: ج ۲، ص ۵۳۶)
- ۵۔ یحییٰ العمرانی الیمینی الشافعی ۵۵۸ھ: (البیان فی مذہب الإمام الشافعی: ج ۳، ص ۵۳۹)
- ۶۔ عبد الکریم الرافعی القزوی ۶۲۳ھ: (فتح العزیز بشرح الوجیز والشرح الکبیر: ج ۶، ص ۴۲۵)
- ۷۔ تقی الدین السبکی ۷۵۲ھ: (الاحتجاج فی شرح المنہاج: ص ۲۲۶)
- ۸۔ کمال الدین الدمیری ۸۰۸ھ (صاحب حیاة الحیوان): (النجم الوہاج فی شرح المنہاج: ج ۳، ص ۳۲۴)
- ۹۔ جلال الدین الحلی ۸۶۴ھ (صاحب جلالین): (کنز الراغبین شرح منہاج الطالبین: ج ۱، ص ۴۲۱، ۴۲۲)
- ۱۰۔ ابن حجر الہیثمی ۹۷۴ھ: (تحفة المحتاج فی شرح المنہاج: ج ۳، ص ۴۲۵)
- ۱۱۔ ابن علان ۱۰۵۷ھ: (الفتوحات الربانیة شرح الاذکار النوویة: ج ۴، ص ۲۳۵، ۲۳۴)

۱۸۳ کتاب الصیام

السنة للصائم تَجِيلُ الفطر بعد ما يَتَقَنَّ غروب الشمس، ويستحب له أن يَسْتَغْزِرَ بالليل، فيكون أقوى على الصوم.

روي عن أنس؛ أن نبي الله - ﷺ - وزيد بن ثابت تَسْتَغْرَا فَلَئِمَا قَرَبَا مِنْ سُجُودِهِمَا، قام نبي الله - ﷺ - إلى الصلاة قبل أنس: كم كان بين فراغهما من سُجُودِهِمَا ودخولهما في الصلاة؟ قال: قدر ما يقرأ الرجل عَشْرِينَ آيَةً<sup>(۱)</sup>.

ويستحب أن يُفْطِرَ على ثَمَرٍ، فإن لم يجد فعلى الماء؛ لما رُوِيَ عن سليمان بن عامر، عن النبي - ﷺ - قال: «مَنْ وَجَدَ الثَّمَرَ فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّمَرَ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ؛ فَإِنَّهُ مَطْهُورٌ»<sup>(۲)</sup>.

ويستحب أن يَقُولَ عند الفطر ما روي عن معاذ: قال: كان رسول الله - ﷺ - إذا أفطر قال: «اللَّهُمَّ لَكَ سُنْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ»<sup>(۳)</sup> ويجب على الصائم أن يَصُونَ تَجْوِيزًا يَصُونَ بِصَوْمِهِ عَنِ النَّظَرِ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ، ولسانه عن العِيَةِ وَالشُّبَّانَةِ.

وقال الترمذي: حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وله شاهد من حديث أبي هريرة.

أخرجه أبو داود (۷۱۸/۱) كتاب الصيام: باب ما يستحب من تعجيل الفطر حيث (۸۸۹) وابن ماجه (۵۴۱/۱ - ۵۴۲) كتاب الصيام: باب ما جاء في تعجيل الإفطار حديث (۱۶۹۸) وابن أبي شيبة (۱۲/۳) وأحمد (۴۵۰/۲) وابن عزيمة (۲۷۵/۳) رقم (۲۰۶۰) وابن حبان (۸۸۹) - موارد) والبيهقي (۲۳۷/۴) كتاب الصيام باب ما يستحب من تعجيل الفطر، كلهم من حديث أبي هريرة.

(۱) أخرجه البخاري (۲۳۴/۴) كتاب الصوم: باب تعجيل الإفطار حديث (۱۹۵۷) ومسلم (۷۷۱/۲) كتاب الصيام: باب فضل السحور حديث (۱۰۹۸/۴۸) من حديث أنس.

(۲) أخرجه أبو داود (۷۱۹/۱) كتاب الصيام: باب ما يفطر عليه حديث (۲۳۵۵) والترمذي (۴۷/۳ - ۴۷) كتاب الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القربان حديث (۶۵۸)، (۷۸/۳ - ۷۹) كتاب الصوم: باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار حديث (۶۹۵) وابن ماجه (۵۴۲/۱) كتاب الصيام: باب ما جاء ما يستحب الفطر حديث (۱۶۹۹) وأحمد (۱۷/۴ - ۱۸) والدارمي (۷/۲) كتاب الصوم باب ما يستحب الإفطار عليه، وابن أبي شيبة (۱۰۷/۳) وعبد الرزاق (۲۲۱/۴) وابن عزيمة (۲۷۸/۳ - ۲۷۹) رقم (۲۰۶۷) وابن حبان (۸۹۲) - موارد) والحاكم (۴۳۲/۱) والبيهقي (۲۳۸/۴) كتاب الصيام: باب ما يفطر عليه، والبخاري في شرح السنة (۴۳۴/۳) - بتحقيقنا) من طريق الرباب عن سلمان بن عامر به.

وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري وإسناده صحيح.

وصححه ابن عزيمة وابن حبان.

(۳) أخرجه أبو داود (۷۱۹/۱) كتاب الصيام: باب الفطر عند الإفطار حديث (۲۳۵۸) وفي «المراسيل» رقم (۹۹) وابن أبي شيبة (۱۰۰/۳) وابن المبارك في الزهد (۱۱۱۰، ۱۴۱۱) وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (۱۷۳) والبيهقي (۲۳۹/۴) كتاب الصيام والبخاري في شرح السنة (۴۷۴/۳) - بتحقيقنا) كلهم من طريق حصين عن معاذ بن زهرة قال: كان رسول الله ﷺ إذا أفطر قال: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت.

# التَّهْدِيَةُ

## فِي فَحِّهِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ

تأليف  
الإمام أبي محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن القرظ  
البيهقي  
المتوفى سنة ۵۱۶ هـ  
تحقيق  
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود  
الشيخ علي محمد عووض

الجزء الثالث

يحتوي على الكتب التالية  
الزكاة - الصيام - الحج - البيهقي

مستورات

مؤسسة أبي برفين

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

الثلاثين من شعبان إذا تحدث الناس برؤيته أو شهد بها عدد يرد وسن تسحر وتأخيره وتعجيل فطر إن تيقن وفطر بتمر فماء وترك فحش وشهوة ونحو حجم وذوق وعلك وأن يتسلل عن حدث أكبر ليلاً ويقول عقب فطره اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت ويكثر في رمضان صدقة وتلاوة واعتكافاً لا سيما العشر الأخير.

فصل: شرط وجوبه إسلام وتكليف وإطاعة وبيع تركه لمرض يضر معه صوم وسفر قصر لا إن طراً أو زال ويجب قضاء ما فات ولو بعدل لا يكفر أصلي وصبا وجنون في غير ردة وسكر كما لو بلغ صائماً ويجب إتمامه أو مفطراً أو أفقاً<sup>(١)</sup> أو أسلم<sup>(٢)</sup> ومن لهم ولعريض ولمسافر زال عندهما مفطرين إمساك في رمضان ويلزم من أخطأ بفطره.

فصل: من فاتته صوم واجب فمات قبل تمكنه من قضاائه فلا تدارك ولا إثم إن فات بعذر<sup>(٣)</sup> أو بعده أخرج من تركته لكل يوم مدمن جنس فطرة أو صام عنه قريه مطلقاً أو أجنبي ياذن لا من مات وعليه صلاة أو اعتكاف ويجب المد فلا قضاء على من أفطر لعذر لا يرجى زواله ويقضاه على غير متحيز وأفطر لإنفاذ آدمي مشرف<sup>(٤)</sup> على هلاك أو لخوف ذات ولد عليه كمن أخر قضاء رمضان مع تمكنه حتى دخل آخر ويتكرر بتكرر السنين فلو أخر القضاء المذكور فمات أخرج من تركته لكل يوم مدان إن لم يصم عنه والمصرف<sup>(٥)</sup> فقير ومسكين وله صرف أمداد لواحد ويجب مع قضاء كفارة على وإطعمه بإفساد صومه يوماً من رمضان بوطء ثم به للصوم ولا شبهة فلا تجب على موطوء ونحو ناس ومفسد<sup>(٦)</sup> غير صوم أو صوم غيره أو صومه في غير رمضان أو بغير وطء ومن ظن ليلاً أو شك فيه فإن نهراً أو أكل ناسياً وظن أنه أفطر به ثم وطء ومسافر وطء زنا أو لم يتو ترخصاً وتكرر بتكرر الإفساد وحدث سفر أو مرض بعد وطء لا يسقطها.

- (١) أفق: أي المجنون.
- (٢) وأسلم: أي الكافر.
- (٣) بعذر: كمرض استمر إلى الموت، فإن فات بلا عذر أثم ويجب تداركه.
- (٤) مشرف على هلاك: يفرق أو غيره، ولم يمكن تخليه إلا بفطر.
- (٥) والمعروف فقير ومسكين: أي مصرف الإمداد، لأن المسكين ذكر في بلاية الخير، والفقير أسوأ حالاً منه، ولا يجب الجمع بينهما.
- (٦) مفسد غير صوم: كغفلة.

وَالْقَبْلَةَ وَذَوْقِ الطَّعَامِ وَالْعَلِكِ ، وَأَنْ يَقُولَ عِنْدَ فِطْرِهِ : ( اَللّهُمَّ ؛ لَكَ صُمْتُ ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ) ، .....

قال : ( والقبلة ) أي : ندباً لا تحريماً ؛ خشية الإفساد ، وهذه مكررة في الكتاب .

وحكم النظر بشهوة حكم القبلة ، وصرح الروياني في « الحلية » بأنه يأثم به .  
قال : ( وذوق الطعام ) خوفاً من وصوله إلى حلقه ، ولو قال : ( والذوق ) كان أعم . ويكره مضغ الخبز وغيره إلا أن يحتاج إلى ذلك لعقل ونحوه .  
قال : ( والعلك ) ؛ لأنه يجمع الريق<sup>(١)</sup> ، وقد سبق الخلاف في الإفطار به ، وهو يفتح العين مصدر معناه : المضغ ، تقول : علكت الشيء يعلُكه بالضم عَلَكاً ؛ إذا مضغه ، و( العلك ) بالكسر : الشيء المعلوك ، وكذلك ضبطه المصنف بخطه بالوجهين .

كل هذا إذا لم يصل من العلك شيء إلى الجوف ، فإن كان يتناثر منه شيء . . فلا يجوز عَلُكُهُ .

وقال القاضي حسين : إن كان جديداً . . فلا محالة أنه يصل منه شيء إلى جوفه ، فلا يجوز له مضغه ، قال : واللُّبَانُ الأبيض ضرب منه ، إذا أصابه الماء . . اشتد . .

قال المصنف : إن وصل شيء منه عمداً . . أفطر ، وإن شك . . فلا ، وإن ابتلع ريقه وفيه طعمه أو ريحه . . لم يفطر خلافاً لابن القطان .

قال : ( وأن يقول عند فطره : « اللهم ؛ لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت » ) كذا رواه أبو داود ( ٢٣٥٠ ) عن معاذ بن زهرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً ، ومعاذ بن زهرة تابعي ، ورواه الدارقطني ( ١٨٥ / ٢ ) من رواية ابن عباس رضي الله عنهما متصلأ ، وزاد في آخره : « فتقبل مني إنك أنت السميع العليم » لكن في إسناده : عبد الملك بن هارون وهو دجال كذاب .

(١) في هامش ( د ) : ( قال الشافعي : وأكره العلك ؛ لأنه يحلب الفم ، أي : يجمع الريق . وقيل : أراد بقوله : « يحلب الفم » أنه يلبب النكهة ويزيل الخلوفاً . )

# مَبْهِجُ الطَّلَبِ

في فقه الإمام الشافعي رضي الله عنه

تأليف

شَيْخُ الْإِسْلَامِ زَكَرِيَّا بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا  
الأنصاري المصري الشافعي  
المتوفى ٩٢٦ هـ

وتصححه

الشيخ صلاح بن محمد بن عوفية

مستوراة

مركز أبي براهيم  
دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

# النَّجْمُ الْوَهَّاجُ

في شرح المنهاج

الإمام العلامة للشيخ المتحدث الفقيه القوي

كمال الدين أبو البقاء محمد بن موسى بن عيسى الديمري

تجسد لله تعالى  
( ٧٤٢ - ٨٠٨ هـ )

المجلد الثالث

الحكائز - الزكاة - الصناعات  
الاعتكاف - الحج

دار المنهاج



سعودی عرب کے مفتی شیخ ابن العثیمین نے ایک سوال کے جواب میں ان دونوں دعاؤں ”اللهم لك صمت“ اور ”ذهب الظم“ کو مستحب قرار دیا ہے۔

س ۴۳۶: هل هناك دعاء ماثور عند الإفطار؟

الجواب: إن الدعاء عند الإفطار موطن إجابة للدعاء، والدعاء الماثور: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت، ومنه أيضاً قول النبي صلى الله عليه وسلم حين أفطر قال: (ذهب الظمأ، وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله)

هذان الحديثان وإن كان فيهما ضعف لكن بعض أهل العلم حسنهما۔ (فتاوى اركان الاسلام: ص ۴۸۶)

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: کیا افطاری کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دعاء کرنی ثابت ہے؟ اور اس دعا کا وقت کیا ہے، اور کیا روزے دار مؤذن کی اذان کا جواب دے یا کہ افطاری کرنے میں مشغول رہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا: ”اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت“۔ ”اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر ہی افطار کیا“۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افطاری کے وقت درج ذیل دعاء بھی ثابت ہے: ”ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله“۔ ”پیاس چلی جائے، اور رگیں تر ہو گئیں، اور ان شاء اللہ اجر و ثواب بھی ثابت ہو گیا“۔

ان دونوں حدیثوں میں اگرچہ کچھ ضعف ہے، لیکن بعض اہل علم نے انہیں حسن کہا ہے۔ (فتاوی اركان الاسلام: ص ۴۸۶)

فتاوى اركان الإسلام

۴۸۶

والشتم، والغش، والخيانة، والنظر المحرم، والاستماع إلى الشيء المحرم، وغير ذلك من المحرمات التي يجب على الصائم وغيره أن يتجنبها، ولكنها في حق الصائم أوكد.  
ومنها - أي من آداب الصيام - أن يتسحر، وأن يؤخر السحور لقول النبي ﷺ: «تسحروا فإن في السحور بركة»<sup>(۱)</sup>.  
ومن آدابه - أيضاً - أن يفطر على رطب، فإن لم يجد فتمر، فإن لم يجد فعلى ماء، وأن يبادر بالفطر من حين أن يتحقق غروب الشمس، أو يغلب على ظنه أنها غربت لقول النبي ﷺ: «لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر...»<sup>(۲)</sup>.

\* \* \*

س ۴۳۶: هل هناك دعاء ماثور عند الإفطار؟ وهل يتابع الصائم المؤذن أم يستمر في فطره؟

الجواب: إن الدعاء عند الإفطار موطن إجابة للدعاء، لأنه في آخر العبادة، ولأن الإنسان أشد ما يكون غالباً من ضعف النفس عند إفطاره، وكلما كان الإنسان أضعف نفساً، وأرق قلباً كان أقرب إلى الإنابة والإحبات لله عز وجل.

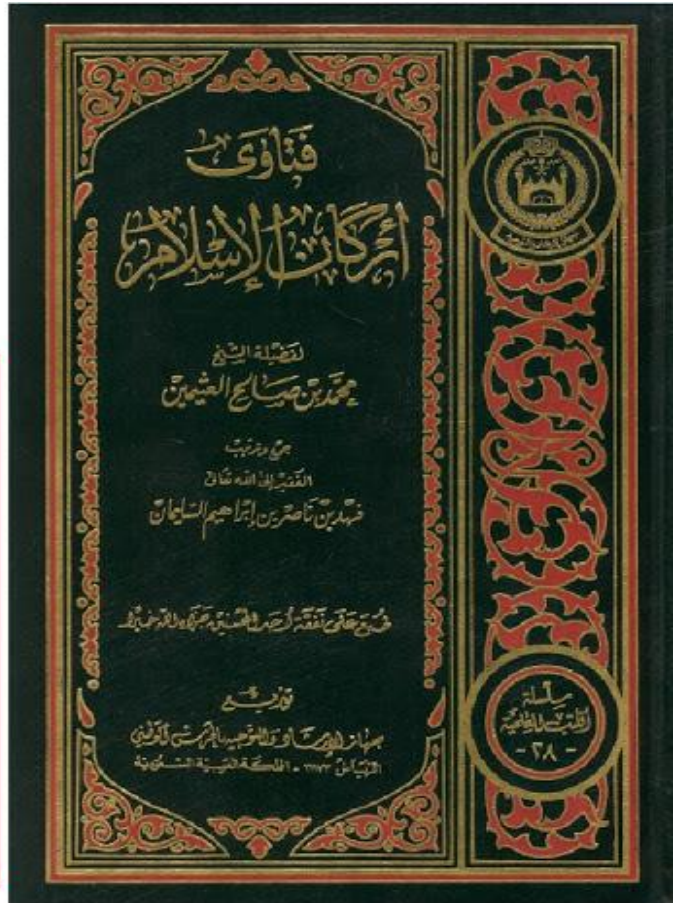
والدعاء الماثور: اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت، ومنه أيضاً قول النبي ﷺ حين أفطر قال: «ذهب الظمأ، وابتلت فتاوى الصيام

۴۸۷

العروق وثبت الأجر إن شاء الله»<sup>(۱)</sup>. وهذان الحديثان وإن كان فيهما ضعف لكن بعض أهل العلم حسنهما، وعلى كل حال فإذا دعوت بذلك، أو دعوت بغيره مما ينظر على قلبك عند الإفطار فإنه موطن إجابة.

وأما إجابة المؤذن والإنسان يفطر فهي مشروعة، لأن قوله ﷺ: «إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول»<sup>(۲)</sup>. يشمل كل حال من الأحوال، إلا ما دل الدليل على استثنائه.

\* \* \*



## سعودی عرب کے مفتی شیخ صالح الفوزان ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

سؤال: ما هو الدعاء المأثور عن النبي صلى الله عليه وسلم عند الإفطار وعند السحور؟  
الجواب: قد ورد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا أفطر يقول: «ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله»، وورد عن بعض الصحابة أنه إذا أفطر قال: «اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت فاغفر لي إنك أنت الغفور الرحيم» وأما السحور فلم يرد فيما أعلم دعاء مخصوص يقال عند ذلك، والله أعلم۔ (مجموع فتاوى فضيلة الشيخ صالح بن فوزان: ج ۲، ص ۳۹۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افطاری کے وقت درج ذیل دعاء بھی ثابت ہے: "ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله"۔ "پیاس چلی جائے، اور رگیں تر ہو گئیں، اور ان شاء اللہ اجر و ثواب بھی ثابت ہو گیا"۔ اور بعض صحابہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ: "اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت"۔ "اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا"۔ اور اس کے علاوہ آپ جو مناسب سمجھیں وہ دعا بھی کر سکتے ہیں۔ (مجموع فتاوى فضيلة الشيخ صالح بن فوزان: ج ۲، ص ۳۹۵)

### الشك في طلوع الفجر

سؤال ما حکم من شك في طلوع الفجر؟ هل له أن يأكل ويشرب، أم يُمسك حتى يستيقن طلوعه، أم أنه يعمل بالشك؟ أفيدوني في ذلك بارک الله فيکم.

الجواب: يقول الله سبحانه وتعالى: ﴿وَكُلُوا وَشَرِبُوا حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة: ۱۸۷]، فإذا تيقن طلوع الفجر، حُرِّمَ عليه الأكل والشرب ووجب عليه الإمساك.

وإذا لم يتيقن وبقي في شك هل طلع الفجر أو لم يطلع، فالاحتياط له أن يمتنع عن الأكل والشرب، من باب الاحتياط والابتعاد عن المشتبهات لقوله ﷺ: «دع ما يريبك إلى ما لا يريبك»<sup>(۱)</sup>، ولقوله ﷺ: «من اتقى الشبهات، فقد استبرأ لدينه وعرضه»<sup>(۲)</sup>، فالأحسن أن يُمسك وأن يترك الأكل والشرب، ما دام أنه يخاف أن الفجر قد طلع.

\* \* \*

### دعاء الإفطار

سؤال ما هو الدعاء المأثور عن النبي ﷺ عند الإفطار وعند السحور؟

فضيلة الشيخ: صالح بن فوزان الفوزان

الجواب: قد ورد عن النبي ﷺ أنه كان إذا أفطر يقول: «ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله»<sup>(۱)</sup>، وورد عن بعض الصحابة أنه إذا أفطر قال: «اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت فاغفر لي إنك أنت الغفور الرحيم»<sup>(۲)</sup>.

وأما السحور فلم يرد فيما أعلم دعاء مخصوص يُقال عند ذلك، والله أعلم.

# مجموع فتاوى

فضيلة الشيخ

صالح بن فوزان الفوزان

جمعة

عبد الكريم بن صالح المقرن

حمود بن عبد الله المطر

الجزء الأول

بسم الله الرحمن الرحيم



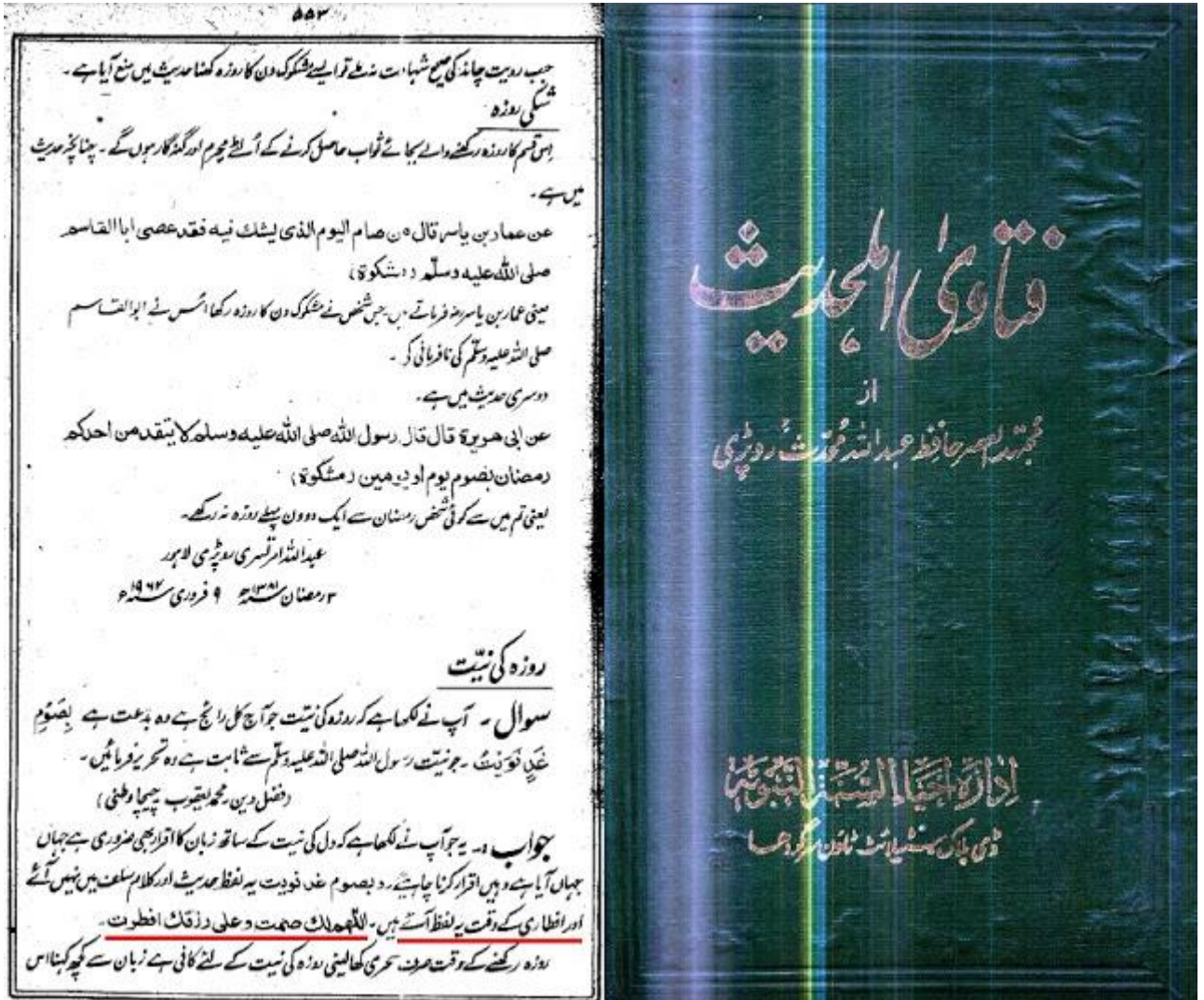
## یہی حوالہ شیخ صالح المنجد نے بھی دیا ہے

وكذلك ورد عن بعض الصحابة أنه كان يقول: (اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت) فأنت ادع الله بالدعاء المناسب الذي تری أنك محتاج إليه۔

اسی طرح بعض صحابہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ: "اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت"۔ "اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا"۔ اور اس کے علاوہ آپ جو مناسب سمجھیں وہ دعا بھی کر سکتے ہیں۔ (اللقاء الشهری: ج ۸، ص ۲۵)

## علماء الہدایت بھی اس دعا کے سے استجاب کے قائل ہیں

الہدایت عالم حافظ عبد اللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں: "اور افطاری کے وقت یہ لفظ (دعا کے لئے) آئے ہیں: "اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت"۔ (فتاویٰ الہدایت: ج ۲، ص ۵۵۳)



فتاویٰ علمائے الہدایت جس کو الہدایت مکتبہ فکر کے جید علماء کی تصدیق حاصل ہے اس میں لکھا ہے: "اور افطاری کے وقت یہ لفظ (دعا کے لئے) آئے ہیں: "اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت"۔ (فتاویٰ علمائے الہدایت: ج ۶، ص ۹۳)



## روزہ کی حالت میں مباشرت

سوال: ایک شخص ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے، اگرچہ دخول تک نہ ہو تو مباشرت نہیں پہنچتی، لیکن اسی حالت میں جی اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، کیا اس سے روزہ میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے؟

جواب: اپنی بیوی سے ماہ رمضان میں مباشرت کرنے سے انزال ہو جائے تو کافی روزہ چھوڑنا ہے، خواہ دخول تک نہ ہو۔ کیونکہ خواہش پوری ہوگی۔ گناہ ہے درپے دو گناہ کے روزے میں۔ اگر اس کی حالت نہ رکھے تو سلا مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

(۲۰۱ سوال نمبر) (فتاویٰ اسلامیہ جلد ۲ صفحہ ۵۵۵) عبدالحق عسکری دہلوی

## فتاویٰ علامہ ترمذی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ المدینہ

## روزہ کی نیت

سوال: آپ نے لکھا ہے کہ روزہ کی نیت جو آج کل رائج ہے، وہ بدعت ہے، بیہوشی وغیرہ۔ جو نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، وہ تحریر فرمادیں۔

نقل ابن عساکر - عمر بن عبد العزیز

جواب: جو آپ نے لکھا ہے کہ روزہ کی نیت کے ماخذ زبان کا اقرار کسی ضروری ہے، جہاں جہاں آیا ہے، وہیں اقرار کرتا چاہئے، ورنہ بیہوشی یا غفلت اور کلام سنت میں نہیں آئے، اور انسانی کے وقت یہ لغو ہے۔ أَشْفَقْتُ عَلَى مَنْ نَسِيَ نِيَّتَهُ إِذَا فَطَرَ

روزہ رکھنے کے وقت ضرورتاً نیت کرنا چاہئے، روزہ کی نیت کے لئے کافی ہے، زبان سے کچھ کہنا اس کی ضرورت نہیں، اس طرح بعض احکام میں ہیں، مثلاً قربانی کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُكْرِمُكَ فِىْ رَمَضَانَ کہہ دے تو یہ ثابت ہے جس کی طرف سے قربانی کرنی ہو، اس کا نام لے دے، ایسے ہی حج کسی کی طرف سے کرنا ہو تو کہہ سکتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ

مکتبہ المدینہ

علامہ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ارواء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۸-۳۹ پر اس حدیث کے بارے میں طویل بحث کے بعد آخر میں لکھتے ہیں: ”ومع ذلك صحیح حدیثہم جمیعاً“ اس کے باوجود یہ حدیث صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۹)

وقد روى الحديث من طريق أخرى مرسلأ ، عن حصين بن عبد الرحمن عن معاذ أبي زهرة أنه بلغه :

« أن النبي ﷺ كان إذا أفطر قال : اللهم لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت . »

أخرجه عبدالله بن المبارك في « الزهد » ( ق ۲/۲۲۱ ) وابن صاعد في « الزوائد عليه » ، أبو داود ( ۲۳۵۸ ) وعنه البيهقي ( ۲۳۹ / ۴ ) وابن أبي شيبة في « المصنف » ( ۲ / ۱۸۱ ) وابن السنني ( ۴۷۳ ) من طرق عن حصين به إلا أنه لم يقل أحد منهم « أنه بلغه » سوى أبي داود .

قلت : وهذا سند ضعيف ، فإنه مع إرساله فيه جهالة معاذ هذا . فإتهم لم يذكره والروايات عنه سوى حصين هذا ، وأورده ابن أبي حاتم في « الجرح والتعديل » ( ۱ / ۴ / ۱۱۲۶ / ۲۴۸ ) ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً ، وقد ذكره

- ۲۸ -

ابن حبان في « التابعين » من « الثقات » كما في « التهذيب » ومع ذلك فلم يوثقه في « التقریب » ، وإنما قال :

« مقبول » .

يعني عند المتابعة ، كما نص عليه في المقدمة ، وبما أن الطريقتين اللذين قبله ضعيفان جداً ، لا يستشهد بهما ، فيبقى حديثه ضعيفاً لئناً .

ومع ذلك صحیح حدیثہم جمیعاً ، ولا أدري كيف تأثرت بهم في تعليقي على « صحیح ابن خزيمة » فسبقهم فيه ، مع أنني استغربت ذلك منهم في المصدر المشار إليه وبينت أنه صحاب للفظ عن الحديثين مع عدم وجود شاهد له يعتبر .

- ۲۹ -

ارواء الغلیل

في تخریج احادیث منار السبک

تألیف  
محمد ناصر الدین البانی

بازار  
محمد زکریا

الجزء الرابع

امام شوکانیؒ کی فقہ کی مشہور و معروف کتاب ”الدرر الجہیہ“ جس کی تخریج و تحقیق مشہور عرب عالم و محقق علامہ ناصر الدین البانیؒ نے کی اور اس کا ترجمہ و تشریح حافظ عمران ایوب لاہوری نے ”فقہ الحدیث“ نامی کتاب میں کی۔ اس کتاب میں افطاری کی دعا کے باب میں یہ دعا نقل کرنے کے بعد نیچے لکھتے ہیں: ”شیخ ناصر الدین البانیؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہو جاتی ہے۔“ (فقہ الحدیث: ج ۱، ص ۷۲ بحوالہ المشکاۃ المصابیح البانیؒ)

727

ہجرت سے پہلے پانی بہا رہے تھے آپ ﷺ روزہ دار تھے۔ (۱)

526- مہاندے سے تاک میں پانی نہ چڑھائے  
حدیث نبوی ہے کہ جو بالغ فی الاستیقا، إلا ان نکون صائما“ تاک میں پانی چڑھانے میں ممانعت کرنا لاکرم  
روز سے روزہ (قرآنیات کر)۔ (۲)

527- افطاری کے وقت دعا کرنا  
ایک روایت میں ہے کہ چون الصائم عند فطره لد عودۃ ما ترکہ“ افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا روایت کی جاتی۔ (۳)

528- روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار  
کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوں تو کھجوروں سے روزہ کھولتے۔ اگر کھجور سے بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند کھونٹ پی لیتے۔ (۴)

529- افطاری کی دعا  
روزہ کھولنے وقت یہ الفاظ کہنے چاہیں ”اللّٰهُمَّ اِنِّی لَکَ صُیْمٌ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَتُطْرَقُ“۔ (۵)  
اس دعا میں یہ الفاظ ”اللّٰهُمَّ اِنِّی لَکَ صُیْمٌ وَبِکَ اَمْسٌ وَعَلٰیکَ نَوَکْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَتُطْرَقُ“  
کئی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔  
کھانے سے رخصت کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے ”فَهِبْ الطَّغْمًا وَابْتَلِبْ الْمَرْوُوقَ وَنَبْتَ الْاُخْرُوۃِ اِنَّ خَاءَ اللّٰهِ“ (۶)

530- روزہ کھولنے کا اجر  
حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من فطر صائما کان له مثل اجره غیر  
اے لا ینقص من اجر الصائم شئاً“ جس نے کسی روزہ سے دار کا روزہ افطار کرایا ہے وہی اتنا اجر ملے گا جتنا اگر روزہ سے دار  
کے لیے ہوگا اور روزہ سے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔ (۷)

(۱) [صحیح: صحیح ابو داؤد (۲۰۷۲) کتاب الصیام: باب الصائم یسب علی الماء۔ ابو داؤد (۲۳۶۵) أحمد  
((۱۷۵۳))

(۲) [صحیح: صحیح ترمذی (۶۳۱) کتاب الصیام: باب فی کراهیة مہالقة الاستیقا للصائم ترمذی (۷۸۸) ابن  
ماجہ (۴۰۷) ابو داؤد (۱۴۲۱) نسائی (۶۶۱) بیہقی (۵۰۱۱) حاکم (۱۴۷۱) ابن مزینہ (۱۶۸) ((

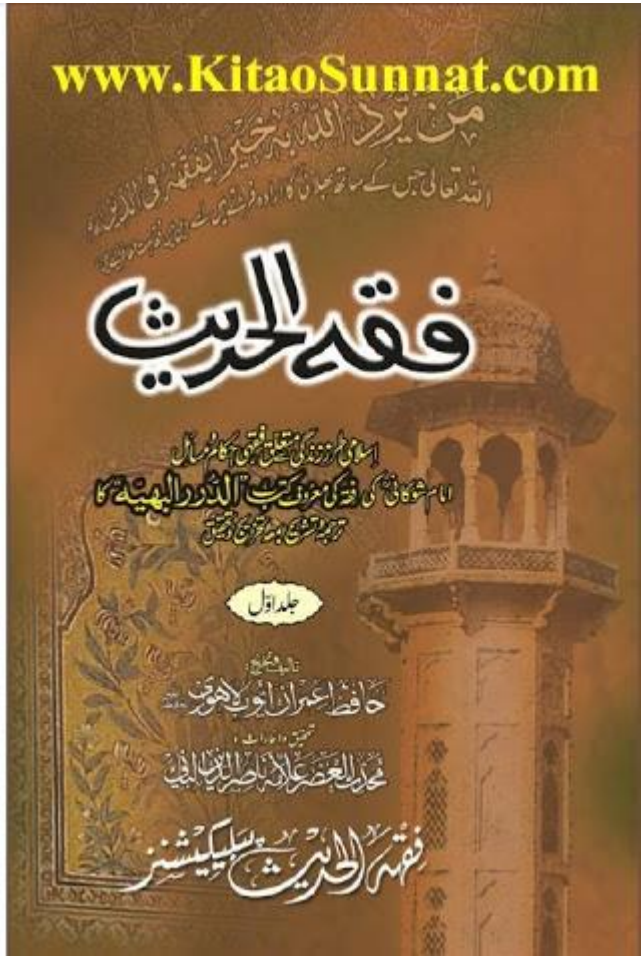
(۳) [ضعیف: ضعیف ابن ماجہ (۳۸۷) کتاب الصیام: باب فی الصائم لآرد دعوتہ“ إرواہ العلیل (۱۲۱) ابن ماجہ  
((۱۷۵۳))

(۴) [صحیح: صحیح ابو داؤد (۲۰۶۵) کتاب الصیام: باب ما یفطر علیہ“ ابو داؤد (۲۳۵۶) ((

(۵) [ابو داؤد: مرسلاً“ شیخ البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہو جاتی ہے۔ [المشکاۃ (۱۹۹۴) ((

(۶) [حسن: صحیح ابو داؤد (۲۰۶۶) کتاب الصیام: باب القول عند الإفطار“ ابو داؤد (۲۳۵۷) ((

(۷) [صحیح: صحیح ترمذی (۶۴۷) کتاب الصوم: باب فضل من فطر صائما“ ترمذی (۸۰۷) ابن ماجہ (۱۷۴۶) ((



مندرجہ بالا تمام دلائل، جلیل القدر محدثین اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ائمہ کرام کے استحباب کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس حدیث کو مرسل کہہ کر اس دعا کے پڑھنے کا انکار کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے یہی کہا جائیگا کہ وہ لاعلم، متعصب اور صحیح حدیث کا منکر ہے۔